جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۶ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابراہیمی برکات حاصل کرنے کا طریق

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو خدا تعالےٰ کیلئے قربان کیا۔ خدا تعالےٰ نے انکی اولاد میں افزائش کی

"توریت میں لکھا ہے کہ ابراہیمؑ اور اسکی نسل کو جو برکتیں ملیں۔ وہ درحقیقت ابراہیمؑ کی اس نیکی کی پاداش تھیں۔ جو خدا تعالےٰ کے سامنے اس سے ظہور میں آئی۔ کیونکہ اس نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر کے اپنے خاندان کو خدا کے لئے مٹانا چاہا۔ اور اپنے تئیں کثرتِ نسل کی برکت سے محروم کرنا چاہا۔ سو خدا تعالےٰ نے قسم کھا کر اس سے وعدہ کیا۔ کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ سو یہ برکت دینا اس عمل کا پاداش تھا۔ جو اس نے اپنے لئے نیستی اختیار کی۔ جیسا کہ اس کریم و رحیم نے ایک موقعہ عمل پر اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مَیں تجھے بہت برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ سو مَیں اس عمل کو خوب جانتا ہوں۔ کہ خدا نے کیوں مجھے کہا۔ کہ مَیں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ جو شخص اسکے لئے کچھ کھوتا ہے۔ وہ پالیتا ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ نقصان اختیار کرتا ہے۔ اسکو برکت دی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اسکے لئے اپنے تئیں دکھ میں ڈالا۔ اپنے بیٹے کو قربان کیا یعنی اپنے بیٹے کو ذبح کرنا چاہا۔ سو خدا نے اسکی اولاد میں افزائش کی۔" (الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۴ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج ایک بجے دوپہر بذریعہ کار گھٹنوں کے جوڑوں کے ایکسرے کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول۔ اور بعض اور افراد اہل بیت کے علاوہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور چودہری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سکرٹری بھی تھے۔ امرتسر میں مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب نے ایکسرے لینے کا انتظام کیا۔ جس کا نتیجہ کل بتایا جائیگا۔ شام کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف نے ناشتہ کا انتظام کیا۔ جس میں کئی ایک مقامی اصحاب بھی شامل ہوئے۔

۸ بجے شب حضور بذریعہ کار واپس تشریف لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ کے متعلق ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۴ رفروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت رو بصحت ہے۔ زخم تسلی بخش طور پر مندمل ہو رہا ہے۔ البتہ کمزوری ہے۔ بھوک بھی کم لگتی ہے۔ معدہ بہت کمزور ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج بعد نماز مغرب شیخ چراغ دین صاحب محلہ دار الرحمت نے ۴ بجے ... [illegible] ... کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں ... [illegible] ... بھی شریک ہوئے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

احرار کے ڈھول کا پول کھل گیا

زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکل گئی

(از ایڈیٹر)

احرار نے جن کا دعویٰ تھا۔ اور شاید اب بھی ہو۔ کہ وہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی نمائندہ ہیں پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں اپنے ممبر بھیجنے کے لئے اس وقت سے جدوجہد شروع کر رکھی تھی۔ جبکہ نئے انتخابات کا اعلان ہی ہوا تھا۔ اور بڑے بڑے دعوے کئے جا رہے تھے۔ کہ وہ یہ کر دینگے اور وہ کر دینگے لیکن اب جبکہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے نتائج نکل آئے ہیں۔ واضح ہو گیا ہے۔ کہ احرار کی تمام ہندوستان تو الگ رہا اپنے مرکز پنجاب میں بھی کیا حقیقت ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے نمائندہ کہلانے کے کہاں تک مستحق ہیں۔

احرار نے ابتداء میں اگرچہ بہت سے نام ممبری کے لئے تجویز کئے لیکن درخواستیں دینے کے وقت تک ان کے نامزد اصحاب کی تعداد بارہ تیرہ کے قریب رہ گئی۔ احرار نے ایک خاتون کو بھی لاہور شہر بیرون کے حلقہ سے کھڑا کیا۔ لیکن جن لوگوں کو احرار نے منتخب کیا۔ اُن میں سے کوئی ایک بھی کسی حلقہ سے کامیاب نہیں ہو سکا۔ کئی ایک کی تو ضمانتیں تک ضبط ہو گئیں۔

پنجاب اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہونے والے احرار میں سوائے "امیر شریعت احرار" مولوی عطاء اللہ صاحب باقی تمام کے تمام سرکردہ لیڈر اور عہدہ دار شریک ہوئے حتیٰ کہ ان کے "صدر"۔ "نائب صدر"۔ "سالار اعظم" اور "مختار کل" سب نے مختلف مقامات پر قسمت آزمائی کی مگر سوائے ناکامی و نامرادی کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ مسٹر مظہر علی صاحب اظہر اپنے آپ کو احرار کے نفس ناطقہ اور تمام مسلمانوں کے با اقتدار لیڈر سمجھتے ہیں لیکن شمال مغربی شہری مسلم حلقہ میں شیخ کرامت علی صاحب نے قریباً تین ہزار ووٹوں سے انہیں شکست فاش دے دی۔ احرار کے موجودہ صدر شیخ حسام الدین صاحب کو شیخ صادق حسن صاحب نے امرتسر شہر کے حلقے سے جہاں احرار اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ پانچ ہزار سے زیادہ ووٹوں کی کثرت سے پچھاڑ ڈالا۔ احرار کے نائب صدر صاحبزادہ فیض الحسن صاحب بھی ڈسکہ کے حلقہ سے کامیاب نہیں ہو سکے۔ احرار کے "سالار اعظم" سردار محمد شفیع کی تحصیل چونیاں کے حلقہ میں تو ایسی گت بنی کہ اس کی ضمانت بھی ضبط ہو گئی۔ لدھیانہ کے قصباتی حلقہ میں احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ جنکی کامیابی کا اس قدر پراپیگنڈا کیا گیا کہ شاید ہی کسی اور احراری کا کیا گیا ہو۔ لیکن سردار شوکت حیات خان صاحب نے انہیں اس بری طرح پچھاڑا۔ کہ ۱۲ ہزار کے مقابلہ میں صرف تین ہزار سے کچھ زائد ووٹ حاصل کر سکے۔ حلقہ تحصیل گورداسپور کے احراری نمائندہ غلام فرید صاحب کی بھی ضمانت ضبط ہو گئی۔ تحصیل نارووال میں احرار کی طرف سے کھڑے ہونے والے ایک صاحب عبد اللہ بھی اپنی ضمانت ضبط کرا بیٹھے۔ تحصیل نکودر کے حلقہ میں مولوی محمد علی احرار کا ٹکٹ لیکر ناکامی کی نذر ہو گئے۔ جالندھر ڈویژن کے شہری حلقہ سے ملک برکت علی صاحب کے مقابلہ میں احراری نمائندہ عبد النبی صاحب نے بارہ ہزار ووٹوں کی کثرت سے شکست کھائی۔ اسی طرح جالندھر کے شمالی حلقہ میں چودھری عبد السلام صاحب کے مقابلہ میں چودھری عبد الرحمان احراری کو جو پہلے اسمبلی کے ممبر تھے۔ بہت بُری طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ملتان کے قصباتی حلقہ سے مظہر نواز صاحب نے بھی احرار کے ٹکٹ پر کھڑے ہو کر اپنے لئے ناکامی کا سامان بہم پہنچایا۔

غرض جہاں جہاں بھی احرار نے کسی کو اپنی طرف سے کھڑا کیا۔ اُس نے اپنی ناکامی کا سامان اپنے ہاتھوں بہم پہنچا لیا۔ اور باوجود اس کے کہ احرار نے کئی مقامات پر اپنے اخلاق کا نہایت ہی شرمناک مظاہرہ کیا۔ مار پیٹ تک نوبت پہنچائی۔ تشدد سے کام لیا۔ جلوس نکال کر بدزبانی اور بدگوئی کرتے رہے۔ مگر کوئی حربہ بھی ان کے کام نہ آیا اور پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں صفر کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔

کیا اب بھی کسی کو احرار کے ڈھول کا پول کھل جانے اور ان کے مسلمانوں کے نمائندہ ہونے کے دعوے کی لغویت میں شک و شبہ باقی رہ گیا ہے۔ اخبار "زمیندار" نے پنجاب اسمبلی کے نتائج شائع کرتے ہوئے یہ عنوان رکھا ہے۔ کہ "احرار ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے"۔ احرار کا یہ خاتمہ نہایت عبرتناک ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب پنجاب میں احرار کا طوطی بولتا تھا اور احراری رعونت اور تکبر کے پتلے بنے ہوئے ہر جگہ احمدیوں پر شرمناک ظلم و ستم کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احرار کی ناکامی اور نامرادی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں اور آج وہ دن ہے جبکہ فی الواقعہ زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکل گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احمدی مجاہدین کے لئے درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد سنگاپور کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اب انہیں آرام ہے۔ لیکن ابھی تک کمزوری باقی ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

(۲) مکرم مولوی محمد صادق صاحب مجاہد جاوا وہاں کی جماعت کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز ان کی والدہ ماجدہ بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(۳) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی محمد شریف صاحب مجاہد اٹلی کو ایک موٹر کے حادثہ کے باعث دائیں آنکھ پر چوٹ آگئی ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق ایک اہم جلسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ جس طرح آپ کے فرمودہ کے مطابق اپنے معین زمانہ میں پوری ہوئی اس کے متعلق حسب دستور سابق امسال بھی مورخہ ۶ مارچ ۱۹۴۶ء مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں علماء سلسلہ عالیہ تقاریر فرمائیں گے۔ پروگرام انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا۔

جنرل سکرٹری

چھبیسویں (۲۶) مجلس مشاورت

جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس مورخہ ۱۹ تا ۲۱ شہادت ۱۳۲۵ھش مطابق ۱۹ تا ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ جماعتوں کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر قرآن مجید میں

از تفسیر کبیر مصنفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۵)

(۱) سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ الذی خلق فسوی (الاعلےٰ) یعنی اسے مخاطب اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کا بےعیب ہونا بیان کر وہ جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بےعیب بنایا۔ "تسویہ کے ایک معنے . . . عیب پیدا ہونے پر اس عیب کو دُور کرنے کے ہوتے ہیں۔ پس خلق فسوی کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور پھر جب کبھی اس میں خرابی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو دُور کیا۔ جو خدا اپنے بندے کا اس قدر خیال رکھتا ہے۔ اور ہر خرابی پر اس کو دور کرنے کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اس کی طرف یہ عیب کبھی منسوب نہیں کیا جاسکتا کہ خرابی تو پیدا ہو مگر وہ اس کو دُور کرنے کے سامان مہیا نہ کرے۔" (تفسیر پارہ عم صفحہ ۴۰۴)

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ جب بھی کوئی جسمانی یا روحانی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس کے تسویہ یعنی اسکو دُور کرنے کے سامان پیدا کردیتا ہے۔ سورۃ الاعلےٰ سے پہلے سورۃ البروج میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے قول فصل محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے۔ اور اسی سورۃ کے شروع میں ایک اور موعود کی بھی خبر تھی۔ یعنی مسیح موعود کی جیسا کہ فرماتا ہے والسماء ذات البروج والیوم الموعود یعنی بارہ برجوں کے بعد ایک اور موعود آئیگا۔ جو تیرھواں ہوگا یعنی تیرھویں صدی میں آئیگا۔ اعتراض پیدا ہوتا تھا اور آجکل کے مسلمان بھی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کامل تعلیم آچکی۔ تو اس کے بعد کسی اور موعود کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد مسلمانوں نے یہاں تک کہنا شروع کردیا ہے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے کسی مصلح کی ضرورت ہی نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ جو عالم الغیب ہے۔ وہ مسلمانوں کے اس اعتراض کو جانتا تھا وہ جواب دیتا ہے تم کس طرح کہہ سکتے ہو۔ کہ کامل تعلیم کے بعد کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ کسی موعود کی ضرورت نہیں۔ کسی مامور کی ضرورت نہیں۔ میں تو وہ رب ہوں۔ کہ جب بھی کوئی کجی پیدا ہو۔ تو اس کو دُور کرنے کے سامان پیدا کردیتا ہوں۔ تمہارے جسم پر بیماریاں حملہ کرتی ہیں۔ تو ان کے علاج کے سامان بھی دُنیا میں پیدا کرتا ہوں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جب تمہاری رُوح پر بیماریاں حملہ کریں۔ اور تمہارے دلوں میں کجی پیدا ہو۔ اور خدا تمہاری روحانی بیماریوں کے علاج پیدا نہ کرے۔ تمہارے دلوں کی کجی کو دُور نہ کرے۔ اگر تم کہتے ہو۔ کہ کامل تعلیم کے بعد کجی تو پیدا ہوگی۔ مگر خدا اسکو دُور کرنے کے لئے کوئی سامان نہ کریگا۔ اس کجی کو دُور کرنے کے لئے کوئی مصلح نہ بھیجے گا۔ ہماری روحیں بیمار تو ہونگی مگر خدا کوئی روحانی طبیب ان کے علاج کے لئے نہ بھیجے گا۔ تو تم خدا کا ناقص ہونا ثابت کرتے ہو۔ تم اس کی صفات پر اعتراض کرتے ہو۔ تم خدا کو موردِ الزام بنانا چاہتے ہو۔ تمہارا یہ خیال کہ اسلام کی کامل تعلیم کے بعد کسی وحی کی ضرورت نہیں۔ کسی مامور کی ضرورت نہیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ ایک غلط اور بے بنیاد خیال ہے۔ اگر نقص پیدا ہو۔ تو اسکو دُور کرنے کا سامان اللہ تعالےٰ ضرور کرتا ہے۔ آج تک یہی ہوتا چلا آیا ہے۔ کہ جب بھی دنیا میں کوئی خرابی پیدا ہوئی۔ ہم نے اسکو دور کرنے کے سامان کردیئے۔ پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ جب تیرھویں صدی میں خرابی انتہا کو پہنچ جائے۔ اور مسلمان نام کے مسلمان رہ جائیں اور ہر طرف کفر اور فساد کا طوفان برپا ہو۔ اور ہم اس زمانہ میں اپنے موعود کو نہ بھیجیں۔ تم غلط کہتے ہو کہ تمہیں کسی موعود کی ضرورت نہیں جب تم مانتے ہو۔ کہ مسلمان حقیقی مسلمان نہیں رہے۔ جب تم مانتے ہو۔ کہ دنیا میں خرابی پیدا ہو چکی ہے۔ تو پھر ہم کس طرح خرابی کو دور کرنے کے سامان نہ کریں۔ جبکہ ہماری یہ سنت ہے اور ہماری سنت کبھی بدلا نہیں کرتی۔ ہوش کرو۔ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ الذی خلق فسوی وہ رب جسنے خرابی کو دُور کرنے کے سامان کیئے (جسنے عین وقت پر جبکہ فساد عظیم برپا تھا ایک موعود بھیجکر اسکو دور کرنیکے سامان کیئے۔ جبکہ عیسائیت اسلام کو کھارہی تھی۔ اسلام کو بچانے کے لئے اور عیسائیت کو کھانے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا۔ اس رب کا جو بزرگ و برتر ہے بےعیب ہونا بیان کرو۔ اور وقت کے موعود پر ایمان لاؤ۔

(۲) سورۃ البروج میں جہاں قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انہ لقول فصل۔ یعنی قرآن کریم ایک ایسا کلام ہے۔ جو سب سے اعلےٰ اور فائق ہے۔ یعنی کامل ہے وہاں اس کے ساتھ ہی فرماتا ہے۔ وماھو بالھزل۔ یعنی قرآن کریم کی شریعت کمزور ہونے والی نہیں یعنی یہ کتاب ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اور اسی سورۃ میں جیسے کہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک موعود کی خبر بھی اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کو دے رہا ہے۔ اور یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے۔ اس سے ایک اعتراض پیدا ہوتا تھا۔ کہ جب یہ شریعت کامل ہے پھر کسی اور موعود کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب خلق فسوی میں دیا گیا ہے۔ دوسرا اعتراض وما ھو بالھزل سے پیدا ہوتا تھا۔ کہ مان لیا جب قرآن مجید کامل کتاب ہے۔ اور جب کبھی دلوں میں کجی پیدا ہوگی۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو دور کرنے کے لئے مصلح بھیجدیا کریگا۔ مگر جب قرآن مجید ایک ایسی شریعت ہے۔ کہ وما ھو بالھزل کہ وہ کمزور ہونے والی ہی نہیں۔ اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ تو پھر اسکے بعد کسی موعود کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالےٰ یوں دیتا ہے۔ سنقرئک فلا تنسی۔ الا ماشاء اللہ انہ یعلم الجھر وما یخفی (اعلیٰ) یعنی ہم تجھے اس طرح پڑھائینگے۔ کہ اس کے نتیجہ میں تو بھولیگا نہیں۔ سوائے اس کے جو اللہ بھلانا چاہے۔ وہ یقیناً ظاہر کو بھی جانتا ہے۔ اور اسے بھی جو مخفی ہو۔ اس جگہ نسیان سے مراد نسیان الفاظ نہیں بلکہ نسیان اہمیت حکم ہے یعنی ایک ایسا زمانہ آجائیگا۔ جب مسلمان الفاظ تو قائم رکھینگے مگر الفاظ کی رُوح کو بھول جائینگے۔ قرآن کریم جو کمزور ہونے والی شریعت نہیں۔ اس میں کوئی کمزوری نہیں آئیگی۔ اس کے الفاظ اور احکام تو قائم رہیں گے۔ مگر قرآن مجید کا مغز اڑ جائیگا اس لئے اللہ تعالےٰ اس مغز کو واپس لانے کے لئے ایک مامور کو مبعوث کریگا۔ جب بھی امت محمدیہ بگڑ جائے گی۔ اور اس میں نااہل لوگ پیدا ہونگے اور بدعمل اور بےایمان لوگ قرآن کریم کے معارف سے کورے کے کورے ہی رہیں گے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ جو ظاہر کو بھی جانتا ہے۔ اور باطن کو بھی جانتا ہے قرآن کریم کے انوار اور اس کے معارف کو جو دنیا سے اٹھ چکے ہونگے۔ پھر دوبارہ دنیا میں [illegible] کے لئے اپنا ایک نبی بھیجدیا کریگا۔ جو قرآن کریم [illegible] معنوی حفاظت کا فرض سرانجام دیا کریگا۔ اور [illegible] ہوئی باتیں دوبارہ تازہ کیا کریگا۔

اس زمانہ میں مسلمانوں کی عملی حالت سخت خراب ہو [illegible] اور مغز قرآن دنیا سے اٹھ چکا تھا۔ ضروری [illegible] دوبارہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے اور [illegible] کی تعلیم کو قائم کرنے کے لئے ایک مامور [illegible] ہوتا۔ سو خدا تعالےٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے [illegible] عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا [illegible] آپ نے اعلان کیا۔ کہ

"خدا تعالےٰ نے ارادہ کرلیا ہے۔ کہ تا [illegible] کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبر فلسفیو [illegible] ظاہر کرے۔ اب نیم ملاں دشمن اسلام [illegible] کو روک نہیں سکتے۔ اگر اپنی شرارتوں سے نہیں آئینگے۔ تو ہلاک کیے جائینگے۔ اور قہری [illegible] حضرت قہار کا ایسا لگے گا۔ کہ خاک میں مل جا [illegible] ان نادانوں کو حالت موجودہ پر بالکل نظر [illegible] چاہتے ہیں کہ قرآن کریم مغلوب اور کمزور [illegible] اور حقیر سا نظر آوے۔ لیکن اب وہ ایک بہادر کیطرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا۔ اور دنیا کے تمام فلسفہ [illegible] کھا جائیگا۔ اور اپنا غلبہ دکھائیگا۔ اور لیظہر [ہ] علے الدین کلہ کی پیشگوئی کو پوری کرد [ے] اور پیشگوئی ولیمکنن لھم دینھم کو [illegible] طور سے کمال تک پہنچائیگا۔ . . . . . اب وہ [illegible] جسکا روحانی باپ زمین پر بجز معلم حقیقی کے [illegible] نہیں . . . . بہت ساخزانہ قرآن کریم کا لو [گوں] میں تقسیم کریگا۔ یہاں تک کہ لوگ قبول کرتے [کرتے] تھک جائیں گے۔ اور لا یقبلہ احدً کا [مصداق] بن جائینگے"۔ (ازالۂ اوہام حصہ دوم بار [illegible] صفحہ ۲۷۸)

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰ[ۃ والسلام] کو نہیں مانتے۔ وہ یا تو یہ ثابت کریں۔ کہ یہ [illegible] کے آنے کا وقت نہیں۔ اور یہ ہرگز ثابت نہیں کرسکتے۔ یا پھر یہ بتائیں کہ حضرت مرزا [صاحب] علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا اور کون مسیح ہے کہ جو قرآن کریم کے معارف دُنیا [میں] پھیلانے کے لئے آیا۔ یاد رکھو کہ تم ہرگز نہیں بتا سکوگے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی اور بھی مسیح [موعود] ہے۔

خاکسار (عبدالحمید آصف واقف زندگی)

تحقیق الروایات

مجدّدوں والی حدیث کی صحت

ـسندابی داؤد میں رسول پاک صلے اللہ ...ہ وآلہ وسلم کی ایک صحیح حدیث ہے۔ کہ:۔
...ن ابو ھریرۃ قال قال رسول اللہ ...لی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ...ث لھذہ الامۃ علی راس ...ل مائۃ سنۃ من یجدد لھا ...ینھا "

اس حدیث کے متعلق جملہ محدثین کا ...اق ہے۔ کہ صحیح ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ ...فاق الحفاظ علی صحتہ" کہ تمام حفاظِ ...یث اس کی صحت پر متفق ہیں۔

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی ... پاکٹ بک میں اس پر مفصّل بحث کی ہے۔ ...ن عبداللہ معمار امرتسری نے جس کا کام فقط ...کے ساتھ استہزاء اور لوگوں کو گمراہ کرنا ہے ...نی پاکٹ بک میں اس حدیث کو اسماء ...جال کی رو سے ناقابل اعتبار قرار دیا ...۔ اور لکھا ہے۔ اس کا ایک راوی عبداللہ ... وہب چونکہ قابلِ حجت نہیں اس لئے یہ حدیث ... قابلِ قبول ہے۔

مثل مشہور ہے کہ "ڈوبتے کو تنکے ...سہارا" لیکن اس حدیث کے سلسلہ میں تو ...ئی ایسا تنکا بھی نہیں جس کا سہارا لیکر ...منِ حق ڈوبنے سے بچ سکیں سوائے ...ں گے کہ وہ خدا کے مسیح موعودؑ پر ایمان ...یں اور ایمان ان کو ضلالت کے بھنور سے ...چائے۔

سطورِ ذیل میں ہم اس حدیث کے ...م راویوں کے حالات اسماء الرجال کی مستند ...تب سے درج کرتے ہیں۔ یہاں ان بے شمار ...مہ دین اور محدثین کے حوالجات نہیں دیئے ...ائیں گے جو اس حدیث کو صحیح اور قطعی مانتے ...یں۔ بلکہ فقط راویوں کا ثقہ ہونا ثابت کیا ...جائے گا۔ مفصّل بحث انشاء اللہ پھر کی جائیگی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ...س حدیث پاک کے راوی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
(۲) ابو علقمۃ المصری مولی بنی ہاشم۔
(۳) شراحیل بن یزید المعافری المصری۔
(۴) سعید بن ابی ایوب۔
(۵) عبداللہ بن وہب بن مسلم القرشی۔
(۶) ابو الربیع سلیمان بن داؤد المہری۔

ان راویوں کے متعلق محدثین کی آراء ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ

فریقین کے نزدیک ثقہ ہیں لہذا بحث کی ضرورت نہیں۔

۲۔ ابو علقمۃ المصری

قال ابوحاتم احادیثہ صحاح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن یونس ابوعلقمۃ الفارس مولی ابن عباس کان علی قضاء افریقیۃ وکان احد الفقہاء الموالی الذین ذکرھم یزید بن ابی حبیب قلت وقال العجلی مصری تابعی ثقۃ۔ (تہذیب التہذیب جلد ۱۲ صـ۱۷۳)

ترجمہ:۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ اُس کی حدیثیں صحیح ہوتی ہیں۔ اور ابن حبان نے اس کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں۔ کہ "ابو علقمہ فارس مولی ابن عباس افریقہ کی قضا پر مقرر تھے۔ اور وہ اُن فقہاء میں سے ایک تھے۔ جن کا ذکر یزید بن ابی حبیب نے کیا ہے۔ (علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ عجلی نے بھی کہا ہے کہ وہ ثقہ اور تابعی تھے۔

۳۔ شراحیل بن یزید المعافری

ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب التہذیب جلد ۴ صـ۳۲۲) ترجمہ:۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقہ راویوں میں کیا ہے۔

۴۔ سعید بن ابی ایوب

قال احمد لا باسؔ بہ وقال ابن معین والنسائی ثقۃ" وقال ابن سعد کان ثقۃ ثبتاً وذکرہ ابن حبان فی الثقات .... قال ابن یونس کان فقیھا .... قال الساجی صدوق و قال البخاری یقال مات سنۃ (۴۹) ونقل ابن خلفون عن یحیی بن بکیر انہ ثقۃ" (تہذیب التہذیب جلد ۴ صـ۷-۸)

ترجمہ:۔ احمد کہتے ہیں کہ اس سے حدیث لینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن معینؒ اور امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہے۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ ثقہ اور قابلِ اعتبار ہے۔ اور ابن حبان نے اُس کا شمار ثقہ راویوں میں کیا ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں کہ وہ بہت بڑا فقیہہ تھا۔ ساجی نے کہا کہ وہ بہت سچا تھا اور امام بخاریؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس کا سنِ وفات ۴۹ بتایا جاتا ہے۔ نیز ابن خلفون نے یحیٰی بن بکیر سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ تھا۔

۵۔ امام عبداللہ بن وہب بن مسلم القرشیؒ

اس راوی کو عبداللہ معمار امرتسری نے ناقابلِ اعتبار بیان کیا ہے۔ لہذا ہم اس کے متعلق مفصل بحث کرتے ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:۔

(۱) قال ابوطالب عن احمد صحیح الحدیث قال ابن ابی خیثمۃ عن ابی معین ثقۃ" وقال ابوزرعۃ سمعت ابن بکیر یقول ابن وہب افقہ من ابن القاسم وقال علی بن الحسین بن الجنید سمعت ابا مصعب یعظم ابن وہب قال و مسائل ابن وہب عن مالک صحیحۃ" وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ صالح الحدیث صدوق احب الیَّ من الولید بن مسلم وقال ھارون بن عبداللہ الزھری کان الناس بالمدینۃ یختلفون فی الشیٔ عن مالک فینتظرون قدوم ابن وہب حتی یسألوہ عنہ وقال الحارث بن مسکین شھدت ابن عیینۃ یقول ھذا عبداللہ بن وہب شیخ اھل مصر۔

قال ابن عدی وابن وہب من اجلۃ الناس وثقاتھم وحدیث الحجاز ومصر یدور علی روایۃ ابن وہب وجمعہ لہم مسندھم ومقطوعہم وقد تفرد عن غیر شیخ بالروایۃ من الثقات والضعفاء ولا اعلم لہ حدیثاً منکراً

قال ابوعوانہ صدوق لاَ انہٗ یاتی عنہ باشیاء لایاتی بھا غیرہ وقال الحارث ابن مسکین جمع ابن وہب الفقہ والروایۃ والعبادۃ ورزق من العلماء محبّۃ وخطوۃ من مالک وغیرہ .... قال ابن القاسم لومات ابن عیینۃ لضربت الی ابن وہب اکباد الابل ما دون العلم احد تدوینہ وکانت المشیخۃ اذا اتتہ خضعت لہ وقال ابن سعد عبداللہ بن وہب کان کثیر العلم ثقۃ فیما قال وقال العجلی مصری ثقۃ صاحب سنۃ رجلٌ صالحٌ صاحب آثار وقال محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کان ابن وہب افقہ من ابن القاسم۔

قال النسائی کان یتاھل فی الاخذ ولاباسؔ بہ وقال فی موضع اخر ثقۃ" ما اعلمہ روی عن الثقات حدیثاً منکراً وقال الساجی صدوق ثقۃ وکان من العباد وقال الخلیلی ثقۃ متفق علیہ (تہذیب التہذیب جلد ۶ صـ۷۲-۷۴)

(۲) احد الاثبات والایمۃ الاعلام وصاحب التصانیف .... روی عباس عن یحیی ثقۃ .... قال ابوطالب عن احمد بن حنبل ابن صحیح الحدیث (میزان الاعتدال جلد ۲ صـ۸۷)

ترجمہ:۔ ابوطالب امام احمدؒ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی حدیثیں صحیح ہوتی ہیں۔ ابن ابی خیثمہ نے ابن معینؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ وہ ثقہ ہیں ابوزرعہ نے کہا میں نے ابن بکیر سے سنا وہ کہتا تھا کہ ابن وہب ابن قاسم سے بڑے فقیہی تھے۔ علی بن حسین بن جنید کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے۔ کہ ابا مصعب ابن وہب کی تعظیم کرتے تھے۔ اور کہا کہ امام مالکؒ کے جو مسائل ابن وہب بیان کرتے تھے۔ وہ صحیح ہوتے تھے۔ ابن ابی حاتم اپنے باپ سے مروی ہیں کہ وہ صالح الحدیث صدوق ہیں۔ اور مجھے ولید بن مسلم سے زیادہ پیارے ہیں۔ ہارون بن عبداللہ الزھری فرماتے ہیں کہ جب مدینہ کے لوگ امام مالکؒ کے کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تھے۔ تو ابن وہب کے آنے کا انتظار دیکھتے تھے حتیٰ کہ جب وہ آتے تو اُن سے پوچھ کر فیصلہ کراتے۔ (مگر عبداللہ معمار امرتسری کے نزدیک یہ ناقابلِ اعتبار۔ کس قدر اندھیر ہے) حارث بن مسکین کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں ابنِ عُیینہ کہتے تھے کہ یہ عبداللہ بن وہب اہل مصر کے استاد ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ ابن وہب بڑے بڑے اجل لوگوں میں سے تھے۔

اور ثقہ - اور حجاز و مصر کی حدیث فقط ابن وہب کی ہی روایت پر گھومتی ہے - انہوں نے اہل حجاز و مصر کے لئے با اسناد اور مقطوع حدیثیں جمع کی ہیں - اور شیخ کے علاوہ صحیح اور ضعیف روایات کو الگ الگ کرنے میں یہ منفرد تھے - نیز مجھے اُن کی کسی ایسی حدیث کا علم نہیں جس کا انکار کیا گیا ہو۔

ابو عوانہ نے کہا ہے - کہ وہ سچے تھے کیوں کہ وہ ایسے دلائل لاتے تھے جو دوسرے لوگ نہیں لاتے - حارث بن مسکین کہتے ہیں - کہ ابن وہب نے فقہ - روایت اور عبادت کو جمع کیا ہے - اور وہ علماء سے محبت کرتے تھے - اور امام مالک رح کو بہت عزیز رکھتے تھے -

ابن قاسم نے کہا ہے - کہ اگر ابن عیینہ (جنہوں نے علمِ حدیث کی تدوین کی) فوت ہو جاتے تو پھر علم حدیث کی تدوین جو انہوں نے کی یہ کرتے - نیز ابن قاسم ہی کہتے ہیں - کہ جب بڑے بڑے علماء اور شیخ عبد اللہ بن وہب کو ملتے تھے تو اپنی گردنیں جھکا دیتے تھے - لیکن معمار کی سرکشی دیکھئے کہ جن کے سامنے علماء اور مشائخ نے گردنیں جھکائیں یہ انہیں ناقابل اعتبار قرار دیتا ہے - اور دعویٰ ہے - اہل حدیث ہونے کا) ابن سعد نے کہا ہے - کہ ابن وہب بہت بڑے عالم تھے - اور جو کچھ انہوں نے کہا ہے - اُس میں ثقہ ہیں - اور عجلی مصری کہتے ہیں کہ وہ ثقہ - سنت پر عمل پیرا - صالح آدمی اور صاحب آثار تھے - اور محمد بن عبد اللہ بن حکم نے کہا کہ وہ ابن قاسم سے بڑے فقیہی تھے -

امام نسائی رح فرماتے ہیں - کہ وہ حدیث لینے میں ذرا تساہل کرتے تھے - (کیونکہ بوجہ بہت بڑے فقیہی - شیخ اور عالم ہونے کے ان کے نزدیک حدیث لینے کا ایک معیار تھا) نیز امام نسائی رح کہتے ہیں کہ اُن کی حدیثیں لینے میں کوئی ہرج نہیں پھر دوسری جگہ کہا ہے - کہ وہ ثقہ تھے - اور میں نہیں جانتا کہ ان کی ثقہ راویوں سے بیان شدہ کسی حدیث کا انکار کیا گیا ہو۔

ساجی نے کہا ہے کہ وہ صدوق - ثقہ اور عبادت گذار لوگوں میں سے تھے - اور خلیلی کہتے ہیں - کہ تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ ثقہ تھے -

علامہ ذہبی رح کے نزدیک مانے ہوئے بڑے بڑے اماموں میں سے وہ ایک امام تھے

اور بہت سی کتابوں کے مصنف عباس یحییٰ سے مروی ہیں - کہ وہ ثقہ تھے - اور ابو طالب امام احمد بن حنبل سے بیان کرتے ہیں - کہ ان کی حدیثیں صحیح ہوتی ہیں -

یہ ہیں امام عبد اللہ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق محدثین کی آراء جو امرتسری معمار کے نزدیک قابل اعتبار نہیں لیکن امام احمد بن حنبل - یحییٰ - خلیلی - ساجی - امام نسائی محمد بن عبد اللہ - عجلی - ابن سعد - ابن قاسم - حارث بن مسکین - ابو عوانہ رح - ابن عدی - سفیان ابن عیینہ - ہارون بن عبد اللہ الزہری - ابی حاتم ابو مصعب - ابن بکیر - ابو زرعہ رح اور ابن معین رح جیسے آئمہ دین کے نزدیک نہ صرف قابلِ اعتبار بلکہ لائقِ تعظیم و تکریم ہیں -

۶ - ابو الربیع سلیمان بن داؤد المہری

قال الاجری ذکرت لابی داؤد ابو الربیع ابن اخی رشدین فقال من رایت فی فضلہ وقال النسائی ثقۃ .... قال ابن یونس کان زاھدا وکان فقیھا علی مذھب مالک .... ذکرہ ابن حبان فی الثقات - (تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷)

الاجری کہتے ہیں - میں نے ابی داؤد سے ابو الربیع کا ذکر کیا تو وہ بولے کہ اُس سے بہتر آدمی کس نے دیکھا ہے - نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہے - ابن یونس فرماتے ہیں - کہ وہ زاہد اور مالکی طریق پر بہت بڑا فقیہی تھا - نیز ابن حبان نے اُن کا شمار ثقہ راویوں میں کیا ہے -

پس اسماء الرجال کے لحاظ سے بھی مجددوں والی حدیث صحیح اور درست ہے -

(قمر الاجنالوی گنج مغل پورہ)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

احباب انگریزی ورنیکر مڈل پاس کرنے والے طلبا کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں - کہ آئندہ عربی دان مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے احباب ابھی سے طلبا جماعت ہشتم کو تحریک کرنا شروع کر دیں - طلباء تکمیل تعلیم کے بعد تبلیغی ضرورت کے لئے بفضلہ تعالےٰ نہایت مفید ثابت ہونگے - (انچارج تحریک جدید قادیان)

مردانِ خدا کی آرزوئیں ضرور پوری کی جاتی ہیں

ایک صداقت کا مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے اقرار

(از مکرم خان عباس احمد خان صاحب)

صداقت چونکہ ایک اٹل حقیقت ہوتی ہے اس لئے تعصب و عناد یا کسی اور وجہ سے اگر کبھی اس کا انکار بھی کر دیا جائے - تب بھی وہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہوتی ہے - کہ کبھی نہ کبھی کسی اور صورت میں انکار کرنے والے سے اپنے آپ کو منوا لیتی ہے - کہ واقعی وہ ایک صداقت ہے - اور اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

غیر مبایعین اور خصوصاً مولوی محمد علی صاحب کے سامنے یہ بات بارہا پیش کی گئی ہے - کہ ان کا یہ ادعا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بگڑ گئی ہے - اور احمدیت سے دُور جا پڑی ہے غلط ہے - کیونکہ نہ صرف اس وجہ سے کہ وہ وجوہ غلط ہیں جن کی بناء پر وہ یہ کہتے ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بگڑ گئی ہے - اور احمدیت سے دُور جا پڑی ہے - بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی اولاد مطہرہ کا بگڑنا ہی محال ہے - کیونکہ اللہ کے نبی نے اس کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور کثرت کے ساتھ دُعائیں کی ہیں - کہ ان کو دین و دُنیا میں سلامتی کے ساتھ رکھیو - اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارات دی گئی ہیں - کہ آپ کی دُعائیں آپ کی اولاد کے بارہ میں قبول کی گئیں - بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہاں تک فرما دیا - کہ آپ کی ساری مرادیں اللہ تعالیٰ آپکو دیگا - جیسا کہ آپ کا الہام ہے - کہ "خدا تجھے بکلی کامیاب کریگا - اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۴۴)

غیر مبایعین کے سامنے بار بار یہ امر پیش کیا جاتا ہے - کہ خدا تعالےٰ کے نبی کی اپنی اولاد کے بارے میں اس قدر دُعائیں اور پھر اس کے ساتھ ان کے قبول ہونے کی بشارات کے ہوتے ہوئے کس طرح ممکن ہے - کہ یہ اولاد احمدیت سے دُور جا پڑے - اگر اس اولاد کے بارہ میں بشارات نہ بھی ہوتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنی کثرت کے ساتھ دُعائیں اس بات کا ... دلانے کے لئے کافی تھیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد خدا تعالےٰ ... امان کے نیچے رہیگی - اور دین و دنیا دونوں لحاظ سے اللہ تعالےٰ ان کو ضائع نہیں ...

قرآن کریم میں آتا ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ... ہے وہ ہستی جو مضطر اور لاچار کی دعائیں ... اور قبول کرتی ہے - اس آیت سے معلوم ... ہے - کہ غیر مومن بھی جبکہ وہ اضطرار ... دُعا کرے - اللہ تعالےٰ اس کی دُعا قبول ... ہے - پھر کس طرح ہو سکتا ہے - کہ خدا ... کا مسیح اس قدر الحاح اور درد کے ... خدا کے حضور اپنی اولاد کے بارہ میں ... کرے - لیکن وہ قبول نہ ہوں -

اہل پیغام اور خصوصاً مولوی محمد علی ... کے سامنے جب یہ بات پیش کی جا ... تو وہ یہ کہدیا کرتے ہیں - کیا ہوا ... نے دعائیں کی تھیں - اور یہ خدا کی ... ہے خواہ دُعائیں قبول کرے ... کرے - لیکن ہماری طرف سے ان کے ... بات پیش کی جاتی ہے - کہ یہ ٹھیک ہے ... خدا تعالےٰ کی مرضی پر منحصر ہے - کہ خواہ ... قبول کرے یا اسکو رَد کر دے - لیکن خدا ... کی عام طور پر یہ سنت ہے - کہ وہ اپنے ... کی الحاح اور درد کے ساتھ کی ہوئی ... کو ضائع نہیں کرتا - بلکہ ضرور قبول کرتا ... یہ ایک صداقت ہے - جس کو تمام اہل روحانیت ... تسلیم کرتے ہیں - لیکن مولوی محمد علی صاحب ... ان کے رفقاء تعصب کی وجہ سے ... کا انکار کرتے چلے آ رہے ہیں - لیکن ... نے بتایا ہے - کہ صداقت چھپائے ... چھپ نہیں سکتی - بلکہ ضرور کبھی نہ کبھی ... ہی جاتی ہے - ذیل میں اس کی ایک ... پیش کی جاتی ہے -

مولوی محمد علی صاحب اپنی ایک تقریر میں جو انہوں نے ۲۶ دسمبر ۱۹۴۵ء کے سالانہ جلسہ پر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ان مردان خدا کی آرزوئیں اور خواہشیں معمولی انسانوں کی طرح نہیں ہوتیں۔ جن کو کہ خدا پورا نہ کرے۔ بلکہ یہ آرزوئیں ضرور پوری ہو کر رہتی ہیں۔" (پیغام صلح ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء)

یہ صداقت جس کو میں نے ابھی مولوی محمد علی صاحب کے اپنے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ تیس سال سے زائد عرصہ سے آپ کے اور آپ کے رفقاء کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ تعصب کی وجہ سے اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ لیکن اب اپنی ایک ضرورت کے پیش نظر مولوی محمد علی صاحب خود اس کو بطور صداقت پیش کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مولوی صاحب کو اس صداقت کے قبول کرنے کے ساتھ دوسری ملزوم صداقتوں کو بھی قبول کرنے کی توفیق دے۔ تا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو احمدیت سے منحرف خیال کرنے کی بجائے احمدیت کے علمبردار سمجھیں۔ اور ان کی اتباع میں دین اسلام کی خدمت میں لگ جائیں۔ بالآخر کچھ دعائیں لکھی جاتی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے بارہ میں کیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

دیئے ہیں تو نے مجھ کو چار فرزند
اگرچہ مجھ کو بس تجھ سے ہے پیوند
بنا ان کو نیکوکار و خردمند
کرم سے ان پہ کر راہ بدی بند
ہدایت کر انہیں میرے خداوند
کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند
تو خود کر پرورش اے میرے آخوند
وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند
یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میرے مولا میری یہ اک دعا ہے
تیری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
میری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ تیرا یہ آستانہ
میرے مولا انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے لبسی کا
دل میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ایک نومسلم احمدی انگریز لیفٹیننٹ بی آرچرڈ کی دلچسپ تبلیغی گفتگو

ایک کمیونسٹ لیڈر اور سیکرٹری بدھ سوسائٹی سے

بعض دوستوں کو جب فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ ہمیں تبلیغ کرنا آتا نہیں۔ یہ محض نفس کا دھوکا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ خود دلائل سمجھا دیتا ہے۔ اور راستے بتا دیتا ہے۔ چنانچہ لیفٹیننٹ بی۔ آرچرڈ (شیخ بشیر احمد صاحب) جن کو احمدی ہوئے صرف ڈیڑھ سال ہوا۔ اور جو اردو زبان سے ناآشنا محض ہیں کا بمبئی میں ایک کمیونسٹ لیڈر اور سیکرٹری بدھ سوسائٹی سے مختصر سا تبادلۂ خیالات انگریزی میں ہوا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اور راستے دکھاتا ہے۔ ہمارے اس بھائی کو تبلیغ کا جنون ہے۔ اور وہ اس کے واسطے بہت دعائیں کرتے اور کراتے رہتے ہیں۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہوں نے نماز تہجد بھی شروع کر دی ہے۔ خداوند تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ اور بیش از پیش خدمت کی توفیق عطا کرے۔

۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھ ش کمیونسٹ ہیڈ کوارٹرز کے گیٹ کیپر سے۔ کیا سجاد ظہیر صاحب۔ محمد کلیم اللہ صاحب۔ احمد حسین صاحب ہیں۔

گیٹ کیپر:۔ نہیں وہ باہر گئے ہیں۔

احمدی۔ کیا کوئی اور کامریڈ ہے۔ گیٹ کیپر گیا اور چند منٹوں کے بعد مرزا اشفاق بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی سب اڈیٹر قومی جنگ کو ساتھ لے آیا۔

احمدی۔ یہ مرزا اشفاق بیگ صاحب ہیں۔ اور آپ لیفٹیننٹ بی۔ آرچرڈ۔

مرزا اشفاق بیگ۔ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟

لیفٹیننٹ۔ میں ڈیولالی میں تعینات ہوں۔

بیگ۔ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔

لیفٹیننٹ۔ میں برسٹل کا رہنے والا ہوں۔

بیگ۔ آپ کا کس پارٹی سے تعلق ہے؟

لیفٹیننٹ۔ پارٹی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

بیگ۔ یعنی لیبر پارٹی سے یا کسی اور سے؟

لیفٹیننٹ۔ میرا مذہب سے تعلق ہے پارٹیوں سے نہیں۔

بیگ۔ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

لیفٹیننٹ:۔ میں احمدی ہوں۔

بیگ (آگ بگولا ہو کر)۔ یہ لوگ تو گورنمنٹ کے ایجنٹ ہیں اور وطن کے دشمن۔ غریبوں کا خون کرنے والے اور غلامی پسند آزادی سے ان کو کوئی تعلق نہیں وغیرہ وغیرہ

لیفٹیننٹ:۔ ہم احمدیوں کو تو یہ تعلیم ہے۔ کہ جہاں پر ہوں۔ وہاں کی گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔

بیگ:۔ یہ لوگ برٹش شہنشاہیت کے ایجنٹ اور غلام ہیں۔ میں علی گڑھ یونیورسٹی کا طالب علم ہوں۔ مجھے ان کی ہسٹری اچھی طرح معلوم ہے۔ یہ سب خیر خواہی میں گورنمنٹ کی ملازمتیں حاصل کر رہے ہیں۔ میرے پاس اعداد و شمار ہیں۔ اس وقت موقعہ نہیں ورنہ آپ کو بتلاتا۔ کہ نوے فی صدی ملازمتیں قادیانیوں کے قبضے میں ہیں۔ اور دس فیصدی باقی مسلمانوں کے۔

لیفٹیننٹ:۔ کیا آپ کبھی قادیان گئے؟

بیگ:۔ نہیں مگر میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اور خوب ان لوگوں کا مطالعہ کیا ہے۔ سب مطلب پرست اور خود غرض ہیں۔

لیفٹیننٹ:۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ احمدیوں کو کس طرح ستایا جاتا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے مگر پھر بھی ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔

بیگ:۔ ان کو کیا ستایا جاتا ہے۔ یہ خود قادیان میں مظالم ڈھا رہے ہیں۔ عورتوں تک کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ یہاں پر ایک عورت ہے۔ اس کی درد بھری داستان سنی نہیں جاتی۔ البتہ احراری کچھ ان کو تکالیف پہنچاتے ہیں۔ اور ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر وہ بہت تھوڑے ہیں (میری طرف مخاطب ہو کر آپ شائد ناراض ہونگے)

احمدی۔ آپ جو چاہیں فرمائیں۔ ہم تو گالیاں تک سننے کے بھی عادی ہیں۔

بیگ:۔ یہ گالیاں تو نہیں۔ حقیقت کا اظہار ہے۔

احمدی:۔ میں نے یہ عرض کیا ہے۔ کہ آپ اگر گالیاں بھی دیں۔ تو ہمیں برداشت کرنی پڑینگی۔

لیفٹیننٹ:۔ مکرم مرزا صاحب آپ تعلیمیافتہ آدمی ہیں۔ اور یہ بات آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کسی چیز کا صحیح علم حاصل کرنے کے واسطے اس کے قریب جانا پڑتا ہے۔ دور سے حاصل کیا ہوا علم غلط بھی ہو سکتا ہے۔

بیگ:۔ ابھی آپ کو ان کا علم نہیں۔ چودھری سر ظفر اللہ خاں یورپ میں جا کر پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ کہ میں ہندوستان کا نمائندہ ہوں اور انہوں نے ان لوگوں کو بڑے بڑے عہدے دلوائے ہیں۔ اور یہ صرف برٹش شہنشاہیت کی فرمانبرداری اور غلامی کے صلہ میں

لیفٹیننٹ:۔ تو آپ احمدیوں سے کیا چاہتے ہیں؟

بیگ:۔ بس یہ کہ نوکریاں چھوڑ دیں اور ہمارے ساتھ آزادی حاصل کرنے میں مدد کریں۔

لیفٹیننٹ:۔ احمدی تو اس کے قائل ہی نہیں۔ کہ لڑائیاں لڑی جائیں۔ اور خونریزی ہو۔ وہ امن کے ساتھ تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مقاصد میں باوجود سخت تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنے کے کامیاب ہو رہے ہیں۔

بیگ:۔ آپ کو علم نہیں۔ اب چونکہ وقت نہیں۔ ورنہ میں آپ کو بتلا سکتا ہوں کہ یہ لوگ آزادی کے دشمن ہیں۔

چونکہ جانے کے واسطے گھبرا رہے تھے بندہ نے عرض کیا

احمدی:۔ مرزا صاحب! آپ کی خدمت میں بندہ کئی مرتبہ حاضر ہوا۔ مگر افسوس کہ نہ آپ سے نہ کسی اور دوست سے ملاقات ہو سکی۔ آپ نقصانات کے متعلق اظہار ہمدردی کرنے آیا تھا۔

بیگ:۔ آپ ایسے لوگوں کا یہاں آنا بھی ہم کو پسند نہیں۔

احمدی:۔ آپ جو چاہیں سمجھیں۔ مگر مجھے تو آپ لوگوں سے ہمدردی ہے۔ اور یہی چیز ہے جو مجھے یہاں لائی ہے۔

بیگ:۔ یہ مشنریوں کے رٹے ہوئے فقرے ہیں۔

احمدی:۔ جناب کی خدمت میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ کہ میں آرڈیننس ڈپو میں ملازم ہوں۔ نہ تو مولوی ہوں۔ اور نہ مشنری۔ آپ لوگوں کا قربانی اور غریبوں کی ہمدردی کا [illegible] مجھے یہاں کھینچ لایا۔ آپ میری بات سنیں یا نہ سنیں۔ میں آپ کی باتیں سنوں گا خواہ آپ دو گھنٹہ تقریر جاری رکھیں

بیگ:۔ بات یہ ہے کہ مجھے بالکل وقت نہیں۔ ہاں اگر آپ فون کر کے پہلے وقت مقرر کر لیا کریں۔ تو میں کسی آدمی کو آپ کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے مقرر کر دیا کروں گا۔

احمدی:۔ مجھے تو علم حاصل کرنا ہے۔ اگر آپ خود کرم فرمائیں تو فبہا۔ ورنہ جس کو آپ مقرر کریں گے۔ اس سے معلومات حاصل کر دوں گا۔

بیگ:۔ بہت اچھا۔ مصافحہ کے واسطے ہاتھ بڑھاتے ہوئے۔

لیفٹیننٹ:۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اگر میں پھر آیا۔ تو آپ سے ضرور ملوں گا

بیگ:۔ آپ ضرور آئیں اور ملیں۔

احمدی:۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھے بھی ملنے کا موقع مرحمت فرمائیں گے۔

بیگ:۔ نہیں۔ سلام علیکم۔

اس کے بعد میں لیفٹیننٹ صاحب کو سیکرٹری بدھ سوسائٹی کے پاس لے گیا۔

احمدی:۔ آپ لیفٹیننٹ بی آر چیڈ۔ اور آپ مسٹر کیشوراو آپا پادھیائے بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہیں۔

بدھ:۔ کیا آپ فوج میں ملازم ہیں؟

لیفٹیننٹ:۔ ہاں میں لیفٹیننٹ ہوں۔

بدھ:۔ آپ مسلمان ہو گئے ہیں؟

لیفٹیننٹ:۔ جی ہاں میں احمدی مسلمان ہو گیا ہوں

بدھ:۔ ہاں مہاتما بدھ۔ کرشن۔ عیسیٰ اور حضرت محمد صاحب سب کی تعلیم اچھی ہے۔ انہوں نے مخلوق خدا کی ہمدردی کا سبق دیا۔ خاص کر محمد صاحب نے تو بڑی زبردست اصلاح کی۔ ایک وحشی قوم کو انسان بنایا۔ اور بھائی بھائی بنا دیا۔ اور اس زمانہ میں مرزا غلام احمد بھی ایسے ہی تھے۔

لیفٹیننٹ:۔ یہ سب لوگ سچے اور خدا کی طرف سے تھے۔

بدھ:۔ ہاں سب سچے تھے۔ اور بڑے دماغ والے اور عقلمند تھے۔ جو کتابیں انہوں نے اپنی عقل اور فہم سے لکھیں۔ یہ بڑا زبردست کام کیا۔

لیفٹیننٹ:۔ خدا نہیں ہے تو انہوں نے کیسے یہ دعویٰ کیا کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں

بدھ:۔ ایسا نہیں کہ خدا نہیں۔ بلکہ وہ ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اب سائنس نے ترقی کی ہے۔ شاید کبھی سمجھ میں آ جائے۔

لیفٹیننٹ:۔ کیا یہ لوگ جھوٹے تھے؟

بدھ:۔ جھوٹے نہیں انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔

لیفٹیننٹ:۔ اگر جھوٹے نہیں تھے۔ تو پھر انہوں نے جو کہا سچ تھا۔ اور ان کا یہ کہنا بھی سچ ہے۔ کہ خدا ان سے بولتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی کہا۔ اور ہمارے موجودہ امام کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ (اور میری طرف اشارہ کر کے یہ بھی تجربہ رکھتے ہیں)

بدھ:۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ خدا کے متعلق ہمارے خیالات ہیں۔ مگر کوئی ہم کو سمجھا نہیں سکتا کہ وہ کیا ہے۔ اور وہ ہم کو نظر بھی نہیں آتا۔

لیفٹیننٹ:۔ سمجھ میں نہ آنا الگ امر ہے مگر اس کا اس واسطے انکار کہ وہ نظر نہیں آتا درست نہیں۔ کیا ہر چیز دیکھ کر ہی مانی جاتی ہے۔ کیا ہوا آپ کو نظر آتی ہے؟

بدھ:۔ ہوا ہم کو محسوس ہوتی ہے اس واسطے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہے

لیفٹیننٹ:۔ تو ہر شے کا دیکھ کر ہی ماننا ضروری تو نہ ہوا۔ اچھا ہوا آپ کو محسوس ہوتی ہے لیکن اگر کسی کو نہیں درد ہو تو اس کا یقین کیسے کیا جائیگا۔ اس کا جواب وہ نہ دینے پائے تھے کہ ہمیں واپس آ جانا پڑا۔

خواجہ محمد اسمٰعیل احمدی جنرل سیکرٹری بمبئی

اے۔ ایم سعید احمد صاحب مرحوم کے مختصر حالات

اے۔ ایم سعید احمد صاحب ساناکولم "Santan Kulam" (مدراس) مدراس کے رہنے والے میرے بڑے بھائی تھے۔ آپ نے ساناکولم میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی بلکہ علاقہ مدراس میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ آپ نے ابتداء میں احمدیت کی خاطر بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ تمام گاؤں والوں نے ہر طرح سے بائیکاٹ کر دیا تھا۔ اور علاقہ کے سب بڑے مفتی نے فتویٰ صادر کر دیا تھا۔ مگر آپ خدا کے فضل سے ہمیشہ تبلیغ احمدیت کرتے رہتے ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آتے۔ بہت محبت و پیار سے باتیں کرتے۔ اگر کسی کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہوتی۔ تو فوراً مدد کرتے۔

گاؤں کے غیر احمدی کہا کرتے تھے کہ آپ ہیں تو ولی۔ مگر یہ غلطی کر بیٹھے ہیں کہ قادیانی ہو گئے ہیں

سنہ ۱۹۳۲ء میں مدراس کے ایک تاجر نے تقریباً دس ہزار روپیہ خرچ کر کے ساناکولم میں جلسہ کرایا اور ارد گرد کے دیہات سے ہزاروں کی تعداد میں غیر احمدی مدعو کئے۔ علاقہ کے بڑے بڑے علماء نے آپ کو اور مولوی عبید اللہ صاحب مبلغ مالابار اور علاقہ مدراس کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ مولوی صاحب اور مرحوم بھائی صاحب مناظرہ کے لئے ان کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو انہوں نے ایک شرط یہ لگا دی۔ کہ فیصلہ غیر احمدی کریں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ فیصلہ دشمن کرے۔ اتنے میں تمام سامعین نے جو کہ ارد گرد کے دیہات سے بلائے گئے تھے شور مچا دیا۔ اور مناظرہ نہ ہو سکا۔ ادھر جلسہ گاہ میں غیر احمدیوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مولوی صاحب کو اور مرحوم بھائی کو قتل کر دیا جائے۔ اور احمدیت کو ساناکولم سے مٹا دیا جائے۔ یہ ارادہ کر کے کچھ لوگ انجمن احمدیہ کی طرف آ رہے تھے۔ کہ رستہ میں دو غیر احمدی بھاگتے ہوئے ان کو ملے۔ ان کو احمدی سمجھ کر خوب زدوکوب کیا گیا۔ جب بالکل نڈھال ہو گئے۔ تو مارنے والے چھوڑ کر بھاگ گئے

سنہ ۱۹۲۳ء میں آپ قادیان تشریف لے گئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود سے ایک اینٹ پر دعا کرا کر لائے۔ چونکہ ان دنوں احمدیوں کے لئے زمین خریدنی بہت مشکل تھی۔ اس لئے مسجد احمدیہ کے لئے مرحوم بھائی نے اور میں نے زمین پیش کی۔ نہ صرف زمین بلکہ تمام خرچ بھی خود برداشت کیا۔ اور اس مسجد کی بنیاد اس اینٹ سے رکھی گئی۔

مسجد کے ساتھ دو کنوئیں بھی بنائے۔ اور ہم نے اپنی زمین میں سے قبرستان کے لئے بھی جگہ دی۔

آپ نے احمدیت کے متعلق بہت سی کتابیں اور ٹریکٹ تامل (Tamil) میں شائع کئے تھے۔ آپ نے مسجد نگمبو (سیلون) کے بنانے میں بھی بہت بڑا حصہ لیا۔ اور ہم نے انجمن کو نگمبو جو کہ دو ہزار روپیہ میں رہن تھی چھڑا کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کرا دی

آپ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء کی صبح کو ساناکولم سے یہاں تشریف لائے۔ رستہ میں دل بہت کمزور ہو گیا۔ ۳۱ دسمبر کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ آخر مرحوم بھائی نے ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء کی شام کو وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بھائی موصی تھے۔ قادیان سے دوری کی وجہ سے جنازہ قادیان نہ لا سکے۔ آپ نے وصیت کی تھی۔ کہ اگر یہاں وفات پا جاؤں۔ تو غیر احمدیوں کے قبرستان میں نہ دفنایا جائے بلکہ احمدیہ قبرستان نگمبو جو کہ یہاں سے ۲۲ میل ہے وہاں دفنایا جائے۔ مرحوم بھائی کی وصیت کے مطابق آپکو ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء بروز جمعہ احمدیہ قبرستان

تحریکِ جدید کا دفتر دوم (۲) اور انسپکٹران تحریکِ جدید

تحریک جدید کا "دفتر دوم" وہ ہے۔ جواب تک اس تحریک میں "طالب علمی" یا "بیکاری" اور "بےروزگار" نہ ہونے کے سبب یا کسی اور وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت کی سمجھ عطا فرما دی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اُن کے لئے شامل ہونے کے سامان اور اس میں حصہ لینے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور گذشتہ سال پہلے سال میں شامل ہو کر حصہ لے چکے ہیں یا بعد میں سے انہوں نے شامل ہونا ہے اُن کے لئے شامل ہونے کا طریق یہ ہے۔ اگر وہ اپنی پوری ایک ماہ کی آمد دے سکتے ہوں۔ ضرور دیں۔ کیونکہ سلسلہ کو ضرورت ہے۔ اور اگر اپنی ایک ماہ کی پوری آمد نہیں دے سکتے تو کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد ۳/۴ حصہ یا کم سے کم نصف حصہ دے کر شامل ہو جائیں چونکہ اکثر جماعتوں کی طرف سے اطلاع ہے۔ کہ جو لوگ اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا احساس نہیں کرایا گیا۔ جہاں جماعتوں کے عہدہ داران خصوصاً سکرٹری تحریک جدید کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی کے کان تک تحریک جدید کے مالی اور دوسرے مطالبات پہنچا دیں۔ وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کیلئے دو انسپکٹران کا بھی تقرر منظور فرمایا ہے۔ تا انسپکٹران بھی دفتر دوم کے کامیاب کرنے کی جدوجہد کریں۔ اور وہ لوگ جو تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کو شامل کریں اس غرض سے گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم میں میاں محمد یعقوب صاحب اور اضلاع شیخوپورہ۔ ضلع لائلپور جھنگ۔ سرگودھا میں ملک احمد خان صاحب واقف زندگی دورہ کر رہے ہیں۔ ان اضلاع کے ہر ایک عہدہ دار کا فرض ہے کہ وہ ان کے کام میں ہر قسم کی مدد کریں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کے ہر سیکرٹری تحریک جدید اور دوسرے عہدہ دار کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ خود اپنی جماعت کے ہر فرد کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کیلئے تیار کرے اور انکو اس جہاد میں شامل کرے یہی وجہ ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انکی مدد کیلئے انسپکٹران کا بھی تقرر منظور فرمایا ہے۔ پس انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ تعاون اور انکی مدد کرنا اصل میں اپنی مدد کرنا ہے۔ اس لئے عہدہ داران پوری توجہ سے انسپکٹران

دوستوں سے ایک سوال

الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ

کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ جب کہ اسلام کی تباہی اور احمدیت کی بےکسی آپ پر اثر کرے۔ اور آپ یہ کہنے کیلئے تیار ہو جائیں کہ ؎ ہر چہ باد اباد ما کشتی در آب انداختیم ہم نے کشتی دریا میں ڈالدی ہے۔ اب جو بھی ہونا ہے وہ ہو جاوے۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جب آپ اس ارادہ اور نیت سے سلسلہ کے کاموں کی طرف توجہ کریں کہ اب ہم نتائج کی پرواہ نہیں کریں گے جو ہو جائے سو ہو جائے۔

آج آپ سے "وقف رخصت" کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سال بھر میں چند دن اور ساری عمر کا ایک قلیل حصہ۔ آپ اگر یہ قربانی بھی نہ کر سکیں تو صحابہ کا مثیل ہونے کا دعویٰ بے معنی ہے صرف چند ایام مرکز کی منشاء کے مطابق گذارنا مرکز کے بتائے ہوئے مقام پر جا کر خدا تعالیٰ سے منہ موڑنے والے بھائیوں کو دعوت الی الحق دینا ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ اپنا فرض قرار دے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے بھی بدتر کوئی زمانہ آنیوالا ہے جب آپ دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرینگے اور مجاہد کہلوائیں گے۔

آج دین کی کسمپرسی مدنظر رکھیں اذکروا اللہ یذکرکم کو یاد کریں۔ آج آپ اللہ کے ذکر کو قائم کرینگے۔ تو خدا آپکے نام کو ہمیشہ قائم رکھیگا۔ بالکل اسیطرح جسطرح حضرت ابراہیم۔ اسماعیل علیہما السلام کا نام آج زندہ ہے مبارک ہیں وہ جو توجہ کریں۔ اور جلد دفتر ہذا میں اپنا نام بھجوائیں۔ کہ وہ کتنے اور کونسے دن وقف کرینگے۔ تا آپکے لئے جگہ تجویز کیجائے

(ناظر دعوت تبلیغ)

جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کیلئے اعلان

اکثر جماعتوں کے عہدیدار تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جماعتیں اس کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں بھیجتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات مرسلہ چٹھیاں اور لٹریچر واپس آجاتا ہے۔ اب مورخہ ۷/۴/۴۶ کو یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ہے۔ اس لئے جماعتہائے اندرون ہند کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے پریزیڈنٹ یا امیر اور سیکرٹری تبلیغ یا سیکرٹری نشر و اشاعت کے صحیح پتے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھیجدیں جن جماعتوں کی طرف سے پتے موصول ہوں گے۔ صرف انہیں ہی یوم تبلیغ کیلئے لٹریچر ارسال کیا جا سکیگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

واقفین کے لئے کورس

تمام ان واقفین زندگی کے لئے جن کو ابھی منتخب نہیں کیا گیا مندرجہ ذیل کتب کا کورس حضرت امیر المومنین خلیفۃ الثانی کی منظوری سے مقرر کیا گیا ہے۔ کورس کی میعاد چھ ماہ ہے۔ اس میعاد کے بعد امتحان لیا جائیگا۔ یعنی اگست ۱۹۴۶ء کے پہلے ہفتہ میں (۱) قرآن کریم کے ابتدائی دس پارے با ترجمہ (۲) حقیقۃ الوحی (۳) ازالہ اوہام (۴) نزول المسیح (۵) ایک غلطی کا ازالہ (۶) آئینہ کمالات اسلام (۷) حقیقۃ النبوۃ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (۸) سلسلہ عالیہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

(انچارج تحریک جدید)

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

شملہ

عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شملہ ماہ جنوری کی رپورٹ میں رقم فرماتے ہیں۔ دوران ماہ میں جملہ احباب جماعت شملہ "فرداً فرداً" تبلیغ احمدیت و اسلام میں منہمک رہے۔ اپنے زیر اثر احباب کو خصوصیت کے ساتھ پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ بعض احباب اخبار الفضل غیر احمدی اصحاب کو برائے مطالعہ دیتے رہے۔ اور بعض اہم مضمون خود پڑھ کر غیر احمدیوں کو سناتے رہے۔ علاوہ ازیں لٹریچر اور کتب بھی کافی تعداد میں تقسیم کی گئیں۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ ایک مستورات نے انگریزوں میں تبلیغ کی۔

ایک مباحثہ غیر احمدیوں کے ساتھ اسمہ احمد کی پیشگوئی پر ۱۳ ار جنوری کو ہوا۔ جس کی مفصل روئیداد شائع ہو چکی ہے۔ بعض احباب جماعت نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوسرے غیر احمدی اصحاب کو تبلیغی خطوط لکھے:۔

ناگڑیاں ضلع گجرات

محمد عالم صاحب لکھتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تبلیغ رشتہ داران کی تعمیل میں میں نے پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کئے۔ اور ۲۰ تبلیغی خطوط ۵۷ صفحات پر مشتمل لکھے بفضل خدا ایک صاحب امسال جلسہ سالانہ پر مشرف باحمدیت ہوئے ہر ماہ پچاس سے ستر افراد تک کو تبلیغ احمدیت کی جا رہی ہے۔ یہ قصبہ مولوی عطاء اللہ صاحب امیر شریعت احرار کا وطن ہے

حیدر آباد دکن

مولوی عبد المالک صاحب مبلغ ۱۶ر جنوری سے ۱۵ر فروری تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں دو مناظرے ایک پادری سے کئے۔ سات لیکچر دیئے۔ جو بہت مقبول ہوئے۔ ۵۲ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ یادگیر کا دورہ کیا۔ احمدی احباب کو تبلیغی نوٹس لکھوائے۔ اور جماعتی تحریکوں کیطرف توجہ دلائی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں

روس کے اشتراکیوں کا شرمناک طرز عمل مفتوحین کے ساتھ

معاصر کوثر (۲۵ فروری ۱۹۴۶ء) کے ایک مضمون نگار ملک ظفر اللہ خاں صاحب بی۔ اے نے انگلستان کے ایک ذمہ دار ماہوار رسالہ کے حوالوں کی بناء پر ثابت کیا ہے۔ کہ روس کے کمیونسٹوں نے فاتح کی حیثیت سے مفتوحین کے ساتھ جو سلوک کیا۔ وہ نہایت ہی ظالمانہ اور بے حد شرمناک ہے۔ حالانکہ ان لوگوں کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ وہ انسانوں کے حقوق کے سب سے بڑے محافظ اور ان کے بہت بڑے ہمدرد ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والے کئی لوگ حتیٰ کہ علماء بھی کمیونسٹوں کے اس ادعا کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں ان کے اصول کو ترجیح دیتے ہیں۔

کیا ہی اچھا ہوتا اگر مضمون نگار صاحب اس رسالہ کا نام بھی لکھ دیتے۔ مضمون نگار صاحب نے اس مضمون سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس کے درست ہونے میں بھی کسی سمجھدار انسان کو کلام نہیں البتہ یہ بات قابل غور ہے۔ کہ جب صرف اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے احکام اور اس کے پیغمبر کے طریقے کا علم ہی ایسے مواقع پر وحشی بننے سے انسان کو روک سکتا ہے۔ اور آج مسلمان کہلانے والے خود ان باتوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ تو خدا کا خوف اور اس کے احکام اور اس کے رسول کا طریق کہاں سے اور کس طرح معلوم کیا جائے۔ اس کی صورت سوائے اس کے ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کو اس کام کے لئے مامور کر کے بھیجے۔ اور وہ دنیا کو یہ باتیں سکھائے۔ مذکورہ بالا مضمون حسب ذیل ہے:۔

زندگی کے کوئی سے دو نظام ہائے فکر و عمل کے درمیان فیصلہ کرنے کا ایک احسن طریقہ یہ ہے۔ کہ دیکھا جائے۔ کہ وہ کس قسم کے انسان تیار کرتے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ایک قدیم اور درست قول ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا معیار ہے۔ جس کے مطابق اسلام کا سامنا کرنے سے کمیونسٹ بہت کتراتے ہیں۔ کیونکہ وہاں ایک طرف تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ جیسے برگزیدہ انسان ہیں۔ جن کی پاکیزگی نفس طہارت قلب اور شرافت کردار کو پوری طرح بیان کرنے کے لئے زبان الفاظ ہی نہیں رکھتی۔ اور دوسری طرف لینن اور سٹالن جیسے ابن الوقت لوگ ہیں جن کے لئے نہ تو کوئی چیز حریت والی ہے اور نہ ممنوع

اگر کسی کمیونسٹ کو یہ معیار استعمال کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ تو وہ اس تفاوت کو شخصی اختلافات اور مستثنیات سے تعبیر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس طرح اس فیصلے سے بھاگتا ہے۔ جو اس کے خلاف صادر ہونے والا ہوتا ہے۔ لیکن ایک تفاوت کو جو اس قدر بدیہی ہو۔ اور جو بحیثیت مجموعی پیروان اسلام اور کمیونزم کے دلدادوں کے درمیان پایا جاتا ہو۔ کس طرح محض شخصی اختلافات پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

اس جنگ میں جو حال ہی میں ختم ہوئی ہے۔ ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جن سے اسلام اور کمیونزم کے پیدا کئے ہوئے انسانوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ جب یہ فاتح کی حیثیت سے کسی مفتوح شہر میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اس وقت کس قسم کے اخلاق اور افعال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اس مضمون کے اخیر میں برطانیہ کے ایک نہایت ذمہ دار ماہنامہ کے ادارتی مقالے کے کچھ اقتباسات درج ہیں۔ جن سے یہ دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ شہر ڈنزگ سے پچھلے سال جبکہ جرمن وہاں سے پسپا ہو گئے تھے۔ اور روسی فوجیں اس میں داخل ہوئی تھیں۔ تو کس قسم کے واقعات ظہور میں آئے۔ اس مضمون کے لکھنے والے کا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے پاس ان تمام باتوں کا جو لکھی گئی ہیں۔ کافی اور تسلی بخش ثبوت موجود ہے۔ جس میں بہت سے عینی گواہوں کی تحریری شہادتیں اور غیر جانبدار اشخاص کی تحریریں۔ اور رپورٹیں ہیں۔

چند غور طلب باتیں

ناظرین اس سرگذشت کو پڑھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ یہ سپاہی جن کے واقعات اور اعمال بیان کئے جا رہے ہیں۔ سوویٹ روس کے سپاہی ہیں۔ جنہیں کمیونسٹ تمام دنیا کے سامنے بطور نمونہ پیش کرتے اور جن کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ اب کمیونسٹوں کے پاس وہ عذر بھی نہیں ہے۔ جس کے ذریعہ وہ انقلاب روس کے خونیں واقعات کی ذمہ داری کو ٹالنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ یعنی اس وقت روس کی اکثریت کمیونزم کی تعلیم سے متاثر نہیں ہو چکی تھی۔ بلکہ اب یہ حالت ہے۔ کہ جب سے روس میں کمیونزم سرکاری دین کی حیثیت سے قائم ہوا ہے۔ ایک پوری نئی نسل جوان ہو چکی ہے۔ اور روس کی تمام آبادی اور بالخصوص سرخ فوج پر کمیونزم اپنا رنگ چڑھا چکا ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے۔ کہ یہ ۱۹۴۵ء کے واقعات ہیں۔ جبکہ ویسٹ فیلیا کی صلح اور اس کے منظور کردہ قوانین کو صدیاں گذر چکی ہیں۔

اگر ہم ڈونزگ کی اس کہانی کا مسلمانوں کی شام اور عراق کی فتوحات کے ان واقعات کے ساتھ موازنہ کریں۔ جو تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ اور جو ویسٹ فیلیا سے نو صدی پہلے کے واقعات ہیں۔ جبکہ دنیا نے ابھی کسی ایسے قانون کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ جو جنگ میں فریق غالب کے حقوق و اختیارات پر کسی قسم کی پابندی عائد کر سکتا۔ تو کمیونسٹوں کو حیں بجبیں نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں بھی حالات عام سپاہیوں اور ان کے معمولی امیروں کے ہیں۔ جنہوں نے مختلف شہروں پر فتح کے بعد قبضہ کیا۔ پھر وہاں بھی اسلام کے بحیثیت نظام کے قیام پر تقریباً ایک نسل کا زمانہ گزر چکا ہے۔ نیز مسلمان بھی زبردست دشمنوں کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ اس وقت اسلام کی جنگ بیک وقت دنیا کی دو عظیم ترین سلطنتوں روما اور ایران کے ساتھ ہو رہی تھی۔

مسلمان فاتح کی حیثیت میں

تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ جس دن اسلام کے یہ سپاہی کسی شہر پر قابض ہو جاتے تھے۔ اس دن سے اہل شہر کی جان مال اور عصمت اس سے کہیں زیادہ مامون و محفوظ ہو جاتی تھی۔ جیسی کبھی اس سے پہلے ان کے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت میں ہوتی تھی۔ ان مسلمان سپاہیوں کا طرز عمل اتنا پاکیزہ ہوتا تھا۔ کہ اہل شہر دعائیں مانگتے تھے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ جنگ کے کسی مدوجزر کی وجہ سے ان فوجیوں کو ان کا شہر خالی کرنا پڑے۔ اور اگر کسی وقت کسی جنگی مجبوری کی بناء پر اس اسلامی فوج کو شہر سے نکلنا پڑتا تھا۔ تو بجائے اس کے کہ ان کی جیبیں لوٹ مار کے مال سے بھری ہوں۔ وہ قانونی طور پر وصول کئے ہوئے محاصل بھی اہل شہر کو یہ کہہ کر واپس کر دیتے تھے۔ کہ جب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکے۔ تو تمہارے مال کو کس طرح اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ یہ مسلمان سپاہی مفتوح شہروں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور شہر کی عورتیں یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کس قسم کے انسان ہیں جن کی شجاعت اور خدا ترسی کے واقعات ان کے کانوں تک پہنچے ہیں۔ اپنے گھروں سے باہر نکل آتی ہیں۔ لیکن یہ سپاہی۔ یہ فاتح نگاہیں زمین میں گاڑ کر چل رہے ہیں۔ تا کہ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے اللہ کے قانون کی کسی شق کو توڑ نہ بیٹھیں۔ اور اس کی رضا کی بجائے جس کے حصول کے لئے وہ اس جہاد میں شامل ہیں۔ کہیں اس کی ناراضگی کو نہ خرید بیٹھیں۔

اشتراکی غلبہ حاصل کرنے کے بعد

اب وہ اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور جن سے معلوم ہوگا۔ کہ روس کے شریعت کمیونسٹوں نے مفتوحین کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

"شہر ڈینزگ ۲۷ مارچ ۱۹۴۵ء کو روسیوں کے قبضے میں آیا اور لوٹا گیا۔۔۔۔ جرمنوں نے شہر چھوڑتے وقت عام حکم دیا تھا۔ کہ تمام لوگ شہر سے نکل جائیں لیکن اہل ڈینزگ بالعموم اس بات پر یقین کئے بیٹھے تھے۔ کہ اتحادی بحیرہ بالٹک کے شہر کو آزاد ریاست کا مرتبہ دیدیں گے۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے جرمنوں کے حکم کی تعمیل نہ کی۔ اور شہر کی پناہ گاہوں میں چھپ کر روسیوں کی آمد کے منتظر رہے ان کی تعداد مضافات کے پناہ گزینوں کی وجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی۔"

"روسی ہر پناہ گاہ۔ ہر مکان۔ اور ہر تہ خانے میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے بجبر گھڑیاں۔ انگوٹھیاں اور نقدی وغیرہ لوگوں سے حاصل کی۔ تقریباً تمام عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ اور مظلومین میں ۶۵ برس تک کی سن رسیدہ عورتیں بھی تھیں اور پندرہ بلکہ بارہ سال کی عمر کی بچیاں بھی۔ بعضوں کے ساتھ دس بیس بلکہ تیس دفعہ یہ فعل قبیح کیا گیا

ان میں جس سے سلوک کیا گیا۔ اکثر کو آتشک اور آتشکی امراض لاحق ہو گئے۔ شہر میں جتنے مکانات باقی رہ گئے تھے۔ ان میں سے ایک ایک کو لوٹ لیا گیا۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ روسیوں نے حکم دیا تھا۔ کہ تمام دروازے غیر مقفل رہیں۔ وائرلس سٹ۔ فرنیچر۔ پیانو۔ سینے کی مشینیں اور اس قسم کا تمام سامان نکال لیا گیا۔

"روسی سپاہیوں میں شراب خوری کی وجہ سے نشے کی حالت عام تھی۔ اور ان کے افسروں کا ان پر کسی قسم کا قابو معلوم نہیں ہوتا تھا۔ افسروں میں بھی بہت سے۔ خود اس ظلم و تعدی میں حصہ لے رہے تھے۔ اگرچہ کچھ لوگ شہریوں کے حال پر ترس کھاتے۔ اور سپاہیوں کو روکنے کی کوشش کرتے تھے۔

یہ حالات کئی دن تک جاری رہے۔ ان لڑکوں کو جو اپنی ماؤں کو بچانے کی کوشش کرتے تھے گولی مار دی جاتی تھی۔ خودکشی کے بہت سے واقعات ہوئے ہیں"

"ڈینزگ کا کلیسا لوٹا گیا۔ اور اسے ناقابل بیان گندگی کی حالت میں چھوڑ دیا گیا۔"

"دوسرے شہروں میں بھی اس قسم کے حالات تھے۔ شہر آلوسین میں روسی سپاہی جو تمام کے تمام شراب کے نشہ میں چور نظر آتے تھے اپنے افسروں کے قابو سے بالکل باہر ہو گئے۔ ... ایک روسی افسر مختلف پناہ گاہوں میں گیا اور لوگوں کو کلیسا میں پناہ لینے کا مشورہ دیا۔ اور یہ افراد وہاں ایک رات اور ایک دن محفوظ رہے۔ دوسری رات معبد پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور اس کے اندر ہر قسم کے فواحش کا ارتکاب کیا گیا۔ ... ان بیچاروں نے وہاں سے بھاگ کر پادری کے مکان پر پناہ لی۔ اور دو دن تک روسیوں کو ان کا علم نہ ہو سکا۔ تیسرے دن ان کی بھی عصمت دری کی گئی جن کے ساتھ یہ فعل کیا گیا۔ ان میں کئی مستشرات مریم (راہبہ خواتین) اور تیرہ سال کی ایک لڑکی بھی تھی"

"ڈینزگ کا ہسپتال مکمل طور پر لوٹا گیا۔ اور وہاں ایک چیز بھی باقی نہ چھوڑی گئی۔ خواتین ڈاکٹروں اور نرسوں کی عصمت دری کی گئی"

"بہت سے لوگ گرفتار کئے گئے۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ اسے اور تیرہ اور لوگوں کو ایک اصطبل میں محبوس کر دیا گیا۔ یہ لوگ پانچ روز تک وہاں سوائے اس پانی کے جو ایک متعفن نالی کے چلوؤں سے اکٹھا کر لیتے۔ بالکل بے آب و دانہ رہے۔ ..... دوسرے ڈینزگ کے گرفتار شہریوں سے سوال کئے گئے کیا وہ کسی نازی جماعت کے رکن تو نہ تھے۔ اور ان کے انکار کرنے پر اس سختی سے مارا گیا۔ کہ وہ ہر چیز کا اقبال کرنے پر تیار تھے۔

بہت سوں کو مشرا کا میں ایک قیدیوں کے کیمپ میں بھیج دیا گیا۔ کمرے اس طرح بھرے ہوئے تھے کہ سونے کے لئے لیٹنا نا ممکن تھا۔ ہر روز آٹھ دس سو آدمیوں کو سائبیریا بھیج دیا جاتا تھا۔ روسیوں نے شہر کے باقی ماندہ حصے کو آگ لگا دی۔ اور شہر کی تباہی کی تکمیل ہو گئی"

"روسیوں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ تمام جرمن شہر بدر ہو جائیں۔ اصلی جرمنوں اور اہلیان ڈینزگ کے درمیان کوئی تخصیص نہ کی گئی۔ ... جولائی کے پہلے نصف میں پولینڈ کی ملیشیا نے ڈینزگ کو اس کے شہریوں سے خالی کر دیا۔ اور کسی ضعیف بیمار اور بوڑھے کا بھی لحاظ نہ کیا گیا۔

یہ خاتمہ تھا۔ ڈینزگ والوں نے اس کے بعد اپنے شہر کو۔ اس کے کھنڈرات کو بھی نہ دیکھا۔ بلکہ ریل گاڑیوں۔ کشتیوں پر یا پیدل ہی اس بے خانماں ہجوم میں شامل ہو گئے۔ جو ان علاقوں کے روس کو پیش کئے جانے کے بعد مغرب کی طرف رخ کئے ہوئے تھا۔"

تاریخ کا ایک سبق

یہ واقعات کسی قسم کے تبصرہ کے محتاج نہیں ہیں۔ البتہ اتنا کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کا عمل صرف کمیونسٹوں یا روسیوں یا پولیوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہر اس مقام پر دیکھا جا سکتا ہے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے سر عبودیت جھکانے سے انکار کرتا ہے۔ اور اس کی اس ہدایت و تعلیم سے جو اس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ بھیجی ہے۔ منہ موڑ کر اپنی زندگی کی عمارت کو اپنے ہی تصورات پر تعمیر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حق یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا خوف۔ اس کے احکام اور اس کے پیغمبر کے طریقے کا علم ہی ایسے مواقع پر وحشی بننے سے انسان کو روک سکتے ہیں۔

محکمہ ریلوے کی خاص توجہ کی ضرورت

جنگ ختم ہونے کے بعد ریلوے کے لئے وہ مشکلات نہیں رہیں جو اس کے دوران میں تھیں۔ قادیان بٹالہ کے درمیان دو کے تین گاڑیاں آجکل آجا رہی ہیں۔ آخری گاڑی رات کے دس بجے بٹالہ سے چل کر ساڑھے دس بجے قادیان پہنچتی ہے۔ اور لاہور سے پٹھانکوٹ ساڑھے چھ بجے شام جانے والی تقریباً ساڑھے نو یا پونے دس بجے رات بٹالہ پہنچتی ہے۔ اسی گاڑی میں کثرت سے لوگ دن بھر امرتسر لاہور وغیرہ میں اپنا کام کاج کر کے پٹھانکوٹ۔ بٹالہ۔ قادیان وغیرہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ اور یہی گاڑی اپ بمبئی ایکسپریس وغیرہ کے مسافر اس طرف لاتی ہے۔ مگر عموماً یہ گاڑی جیسا کہ ایام جنگ میں ہوتا رہا۔ لاہور سے بہت لیٹ چلتی ہے۔ اور قادیان آنے والی رات کی گاڑی اس کا انتظار کر کے اور اس کی سواریاں لے کر بٹالہ سے چلا کرتی تھی۔ مگر چند روز سے اس طریق کے خلاف بغیر انتظار کئے یہ گاڑی قادیان چلی آتی ہے۔ اور بیسیوں مسافر جو ایک آدھ گھنٹے میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر آرام کی امید رکھتے ہیں۔ بے سرو سامانی کی حالت میں رات کے گیارہ بارہ بجے سے دوسرے دن کے دو بجے تک جب دوسری گاڑی قادیان جاتی ہے سخت سردی کے موسم میں بٹالہ کے کھلے سٹیشن پر وقت کاٹنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یا پھر اس تکلیف ما لا یطاق سے بچنے کے لئے بعض لوگ دو دو اڑھائی اڑھائی روپے فی سواری دے کر راتوں رات تانگہ پر قادیان پہنچتے ہیں۔ اور بہت سے سواری نہ ملنے کی وجہ سے گیارہ بارہ میل پیدل سفر کرتے ہیں۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان پیدل سفر کرنے والوں میں بعض معزز عمر رسیدہ مرد اور عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ سفر پانچ چھ گھنٹے میں سخت سردی کے موسم میں کرنا پڑتا ہے۔

میں نے بھی ۲۲ فروری کی رات کو بارہ مسافروں کے ہمراہ یہ سفر پیدل کیا۔ سننے میں آیا ہے کہ اس کی وجہ برانچ لائن پر کام کرنے والے گارڈوں اور ڈرائیوروں وغیرہ نے اپنے افسران بالا سے شکایت کی۔ کہ لاہور سے پٹھانکوٹ رات کو جانے والی گاڑی بہت لیٹ بٹالہ پہنچتی ہے۔ اس لئے قادیان کی گاڑی بھی اس کے انتظار میں لیٹ ہو جاتی ہے۔ اور قادیان پہنچ کر انہیں آرام کرنے کا بہت کم وقت ملتا ہے۔ کیونکہ صبح چھ بجے وہاں سے انہیں واپس آنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ پہلے ہی گاڑی چلا دیتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ اس وجہ سے قادیان والی گاڑی بٹالہ سے لاہور کی گاڑی کا انتظار کئے بغیر چلی آتی ہے۔ تو یہ امر ریلوے والوں نے کیوں نظر انداز کر دیا۔ کہ تین چار آدمیوں کے چند گھنٹے کے آرام کی خاطر قریباً روزانہ سینکڑوں مسافروں کو بے جا اور بے حد تکلیف دی جا رہی ہے۔ حالانکہ بٹالہ سے قادیان ریل کا سفر صرف آدھ گھنٹہ کا ہے۔ کام کرنے والے گارڈ اور ڈرائیور بدلے جاتے ہیں ہر طرف رات بھر گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔ اور ان کا سٹاف اس قسم کے عذر پیش نہیں کرتا۔ اور نہ وہ سنے جاتے ہیں۔۔ کیا محکمہ ریلوے پر بحیثیت پبلک کیریرز قانوناً مسافروں سے کرایہ وصول کر کے بآرام منزل مقصود پر پہنچانے کی ذمہ واری عاید نہیں ہوتی؟ یا ان کا تعلق محض کرایہ وصول کر لینے سے ہے۔ کیا وہ بعد جنگ بھی جنگی مشکلات کی آڑ لے کر اپنے چند ملازموں کے آرام کی خاطر پبلک کی ناقابل برداشت تکلیف کی طرف توجہ نہ کرے گا۔

خاکسار مفضل کریم بی۔اے۔ ایل ایل بی

یہ چیز کس کی ہے!

۶ فروری کو ایک گم شدہ چیز ریلوے ٹرین سے ایک دوست کو ملی ہے۔ اور گم شدہ چیز میں ایک کتاب سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شاید یہ مال کسی احمدی کا ہے جس پر محمد حیات ضلع سرگودھا کا پتہ لکھا ہے۔ اگر کوئی دوست سرگودھا میں اس نام کے ہوں۔ تو گم شدہ چیز کے متعلق نشان بتلا کر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی تسلی کے مطابق اگر ان کی چیز ثابت ہو سکے۔ تو ان کو دلانے کی کوشش کی جا سکے۔ ناظر امور عامہ قادیان

سمندر پار تعلیم کیلئے فوجیوں کو وظیفے

مندرجہ ذیل اعلان "فوجی اخبار" ۱۲ فروری ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا ہے۔ جو فوجیوں کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

۴۶-۴۷ء میں سمندر پار اعلیٰ تعلیم کیلئے فوجی اُمیدوار اب کچھ سرکاری وظیفوں کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ وظیفے ٹیکنیکل اور سائنس کے مضمونوں کی تعلیم کیلئے ہیں۔ کورس دو سال تک رہینگے۔ اور تعلیم سرکاری خرچ پر ہوگی۔ درخواست دینے کیلئے کیا اہلیت ہو۔ اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس کی پوری تفصیل ایک اسپیشل انڈین آرمی آرڈر میں موجود ہے۔ جو ابھی چھپا ہے

اہلیت:- برطانوی ہندوستانی رعایا اور ہندوستانی ریاستوں کے باشندے بھی ان وظیفوں کے لئے درخواست دے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ متعلقہ مضمون یا متعلقہ سائنس کے اچھے نمبروں سے گریجویٹ ہوں ان امیدواروں کو ترجیح دیجائے گی۔ جو اعلیٰ سکھلائی اور رجحان بین کے لئے خاص میلان یا صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں اور توقع ہے کہ وہ سمندر پار اس تعلیم سے بہترین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ۴۵-۴۶ء کے انتخابات کو دیکھتے ہوئے یہ امید نہیں کہ ایسے امیدوار جو کم سے کم ایک فسٹ کلاس گریجوئیٹ کی ڈگری یا اس کے برابر کی کوئی اور قابلیت نہیں رکھتے۔ وظیفہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

عمر:- امیدواروں کی عمر پہلی جولائی ۴۶ء کو تیس سال سے زیادہ اور ۱۹ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن خاص حالات میں حکومت ہند عمر کی یہ پابندی ہٹا سکتی ہے امیدواروں کو ایک ایساڈ اکٹری سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا چاہیئے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہو۔ کہ امیدوار جس ملک میں تعلیم کیلئے جا رہا ہے اسکی آب و ہوا کو وہ برداشت بھی کر سکتا ہے چنے ہوئے طلباء کو یہ اقرار کرنا ہوگا۔ کہ اپنی سکھلائی کا کورس پورا کرنے کے بعد اگر ضرورت ہوئی۔ تو پانچ سال کیلئے حکومت ہند کے ماتحت گزیٹڈ پوسٹ ...... پر یا اگر حکومت کی مرضی ہوئی تو اتنی ہی مدت کے لئے کسی ہم پلہ دوسری ملازمت پر خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

ملازمتیں= ان تمام طلباء کے لئے جو اپنی تعلیم کا منظور شدہ کورس خاطر خواہ طور پر پورا کر لیں گے۔ حکومت ہند کے ماتحت گزیٹڈ نوکریاں یا ان کے لگ بھگ دوسری ملازمتیں تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ یہ اچھی طرح یاد رہے۔ کہ کسی منظور شدہ کورس کے لئے چن لئے جانے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حکومت اسے ملازمت دلانے کی بھی پابند ہوگی اگر کسی مرکزی ملازمت میں تقرری کا دارومدار ان اصولوں اور قاعدوں پر ہوگا۔ جو اس وقت رائج ہوں۔

فوجی امیدواروں کو جو انٹرویو کے لئے چنے جائیں گے۔ چھٹی اور آنے جانے کا کرایہ دینے کے بارے میں تفصیل پر غور ہو رہا ہے:- (ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تبلیغ کے کام کے لئے نکلنا پیغمبروں کا کام ہے آج جو شخص اپنی زندگی اس مقصد کیلئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ انبیاء کے اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے ان دنوں بیرونی ممالک میں مبلغین کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے، کچھ حدیث جاننے والے کچھ عربی جاننے والے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے نوجوان بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

ضرورت رشتہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار کو اپنی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری تک تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ۔ برسر روزگار اور جاٹ قوم سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

ع ر معرفت منیجر الفضل قادیان

سُرمہ جواہر والا

یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے واسطے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ باوجودیکہ قیمتی اجزا سے تیار ہونے کے قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے تا جس سے خلق خدا کو فائدہ پہنچانا مد نظر ہے۔ ایک بار آپ خود منگوا کر استعمال کریں۔ فائدہ ہونے پر اپنے دوست احباب سے ذکر کریں۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔ قیمت ۳ ماشہ ۸/

حکیم عبدالرحیم دہلوی محلہ دارالفضل قادیان

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دو جہان میں فلاح یا نیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۱-۴-۰
	۵-۰-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

۲-۸-۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حبِ جواہر مہرہ عنبری
یعنی
محافظِ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزا:- مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ مشک تاتار۔ زہر مہرہ خطائی۔ فیروزہ سونے اور چاندی کے ورق۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مقوی دل و دماغ۔ دافع خفقان۔ معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپے کی چار گولیاں

منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان

حبِ مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ ہے

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

دفتر امورِ عامہ

محلہ دارالبرکات متصل ریلوے سٹیشن میں

قطعہ نمبر ۴۲۱ کا نصف حصہ دس مرلہ جس کو ۲۰ فٹ سڑک لگتی ہے۔ قابل فروخت ہے ضرورت مند دوست بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ یہ جگہ ہر لحاظ سے موزوں ہے

سراج الدین معرفت بابو محمد اشرف پوسٹل کلرک امرتسر

ہمارا خاندان صرف موتی سرمہ ہی استعمال کرتا ہے

جناب سعید الزمان خانصاحب پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ بھوپال سے لکھتے ہیں "بلاشبہ آپ کا موتی سرمہ اپنے اندر غیر معمولی خصوصیات رکھتا ہے۔ میرے والد قبلہ منشی سمیع الدین خانصاحب اترولی اور آپ کے بھائی کنور رفیق الزمان خانصاحب یو۔پی پولیس ہمیشہ آپکا سرمہ ہی استعمال کرتے ہیں۔ اور جس جس نے بھی استعمال کیا وہ اسکی خوبیوں کا معترف ہوئے بغیر نہ رہ سکا ½ تولہ موتی سرمہ جلد بذریعہ وی۔پی ارسال فرما کر مشکور کیجیئے" پبلک نے تسلیم کر لیا ہے کہ ضعفِ بصر جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر آصف علی نے تحریک التوار اجلاس پیش کر کے اس تشویش انگیز صورت حالات کو بحث کا موضوع بنایا جو رائل انڈین نیوی سے تعلق رکھنے والے واقعات کی وجہ سے ملک کے اندر جا بجا پیدا ہو چکی ہے۔ جنگی سیکرٹری مسٹر میسن نے کہا کہ بمبئی اور کراچی کے واقعات کی تحقیقات ہمیں علیحدہ علیحدہ ایجنسیاں کریں گی۔ میں یقین تو نہیں دلا سکتا۔ کہ اس سلسلے میں کسی شخص کو سزا نہیں دی جائے گی۔ تاہم میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ کسی قسم کی انتقامی سزا کا اقدام ہرگز نہیں ہوگا۔ میں ایوان سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ اس معاملے میں حکومت کی مذمت نہ کی جائے۔ اور افسروں کا بیان سنے بغیر انہیں مستحق ملامت نہ گردانا جائے۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ مشرق اردن کے حکمران امیر عبداللہ لنڈن پہنچ گئے۔ آپ اپنے ملک کی آزادی کے سلسلے میں آئے ہیں۔ جس کا اعلان برطانوی وزیر خارجہ کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ پوپ پائس دوازدہم نے ۳۲ جدید اسقفوں کو جو قصر ویٹی کن کے ایوان برکات میں جمع تھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ عہد حاضر کا امپیریلزم قابل مذمت ہے کلیسائے کیتھولک نے اتحاد کی جو دعوت دی ہے یہ امپیریلزم اس کا مخالف ہے۔ کلیسا کا مقصد یہ ہے۔ کہ انسان کو اخلاق اللہ کا مجسم بنائے اس کے برعکس امپیریلزم مخالف سمت کی رہنمائی کرتا ہے۔

بٹاویہ ۲۴ فروری۔ ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم انڈونیشیا نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہالینڈ نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ انڈونیشین عوام کے نزدیک ناقابل قبول ہیں۔ اس لئے انڈونیشیا انہیں موجودہ صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔

قاہرہ ۲۴ فروری۔ چند روز پیشتر مصر میں برطانیہ کے خلاف جو مظاہرے ہوئے تھے ان میں چند ایک انگریز مجروح ہوئے تھے۔ اور چند ایک کی جائیدادوں کو نقصان پہنچا۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے مصر کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

چنگکنگ ۲۴ فروری۔ کل مارشل چیانگ کائی شیک کے سب سے بڑے صاحبزادے عازم ماسکو ہو گئے۔ تاکہ روس اور چین میں جو الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ اسے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اس الجھن کی وجہ یہ تھی۔ کہ روس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ فروری میں مانچوریا سے فوج نکال لے گا۔ لیکن ابھی تک اس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ۲۵ فروری سے چھٹی جا رہے ہیں۔ اس اثنا میں لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالرشید قائمقام چیف جسٹس کے فرائض سرانجام دیں گے۔

دہلی ۲۴ فروری۔ آزاد ہند فوج کے چھ افسروں کو رہا کر دیا گیا۔

دہلی ۲۵ فروری۔ کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک نے آج رات ہندوستانی فوجوں کے ڈسپلن کے متعلق ایک تقریر نشر کی جس میں آپ نے بتایا۔ کہ ہندوستانی بحری بیڑے کی فوجوں کی ہڑتال سے سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ ان کا یہ فعل فوجی نظام کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ اسے ہڑتال سے موسوم کرنا لفظ ہڑتال کا غلط استعمال ہے۔ وہ لوگ صحیح معنوں میں بغاوت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے لیڈروں کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ان کو سزا نہ دی جائے۔ جس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ باغیوں کو بغاوت کے مرتکب ہونے اور ملک کے امن میں خلل انداز ہونے کی اجازت دی جائے۔ اور اس طرح ملک کی فضا کو مکدر کیا جائے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مظاہرین کو انتقامی طور پر سزائیں نہیں دی جائیں گی۔ لیکن مجرموں کو قرار واقعی سزا نہ دینا بھی انصاف کے منافی ہے۔ وہ مطالبات جن کو پورا کرنا ممکن ہوا۔ انہیں پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی تنخواہوں میں اضافہ کا جو اعلان پیش کیا گیا ہے وہ درست نہیں۔ اس سے حکومت ہند کے دوسرے ملازمین پر برا اثر پڑے گا۔ اور اس قدر مطالبہ کو حکومت پورا نہیں کر سکتی۔

پونا ۲۵ فروری۔ آج یہاں سر آغا خاں اور نواب صاحب بھوپال نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔

چنگکنگ ۲۵ فروری۔ چینی کمیونسٹوں نے منچوریا پر حملہ کر دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکی سفیر جنرل مارشل کی صلح کی کوششیں ناکام رہی ہیں۔ کل ایک کمیونسٹ لیڈر نے کہا۔ کہ چین کے مختلف شہروں میں روس کے خلاف جو مظاہرے کئے گئے ہیں۔ وہ ایک باقاعدہ سازش کا نتیجہ ہیں۔

دہلی ۲۵ فروری۔ کل ساڑھے آٹھ بجے شام ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف اردو میں دہلی سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کریں گے۔ جو سب سٹیشنوں سے سنی جا سکے گی۔

دہلی ۲۵ فروری۔ آج مولانا ابوالکلام آزاد نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ سلسلہ گفتگو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس میں خوراک کی حالت پر خاص طور پر گفت و شنید ہوئی۔

بمبئی ۲۵ فروری۔ شہر کی حالت رو بہ اصلاح ہے۔ مزدور اپنے اپنے کاموں پر آ رہے ہیں۔ جہازیوں نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ صرف " ہوائی بیڑے " میں کام کرنے والے کام سے انکار کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ ہماری یہ کارروائی ان تازہ واقعات کے پیش نظر نہیں ہے۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم مستقل وجوہ کی بنا پر انکار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ برطانوی کابینہ میں اب یہ مسئلہ زیر غور ہے۔ کہ ہندوستان کے برطانوی ہائی کمشنر کے اختیارات کیا ہوں گے۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ ہندوستانی سیاسیات کی گتھی سلجھانے کے لئے برطانوی وزراء کا وفد مارچ میں عازم ہندوستان ہوگا۔ تینوں وزراء علیحدہ علیحدہ جہازوں پر اپنے سیکرٹریوں اور مشیروں کی معیت میں سفر کریں گے۔ وفد کا صدر مقام دہلی ہوگا۔ یعنی تمام مذاکرات و مباحثات دہلی میں ہوں گے۔ وفد وسط مارچ تک انگلستان سے روانہ ہو جائے گا۔ اور ہندوستانی لیڈروں سے مذاکرات اواخر مارچ تک شروع ہو جائیں گے۔

بمبئی ۲۵ فروری۔ ان زخمیوں کی وجہ سے جو ہسپتالوں میں زیر علاج تھے۔ شرح اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چند روزہ فسادات کے نتیجہ میں اس وقت تک ۲۴۰ آدمی مر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں مظاہرین نے اناج کے ۵۳ ذخیروں کو نذر آتش کر دیا۔ جس سے ۵ لاکھ پونڈ گندم جل گئی۔ اور سوا لاکھ پونڈ کھانڈ تلف ہو گئی۔ آج شہر میں عام طور پر امن رہا۔ کسی واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاحال آمد و رفت شروع نہیں ہوئی۔ لاریاں اور بسیں چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دہلی ۲۵ فروری۔ لام بندی ٹوٹنے پر ملک میں بے کاری کے انسداد کے سلسلہ منجملہ دیگر مساعی کے یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ کہ فوج سے فارغ ہونے والوں کو ایسے کام اور صنعتیں سکھا دی جائیں۔ جن سے وہ زمانہ امن میں اپنا پیٹ پال سکیں۔ اس مقصد کے پیش نظر حکومت ہند نے ساٹھ فوجی مراکز قائم کئے ہیں۔ جہاں تعلیم دی جائے گی۔

دہلی ۲۵ فروری۔ آزاد ہند فوج کے صوبیدار شنگارا سنگھ اور جمعدار فتح خاں کے مقدمہ کے سلسلہ میں تیسری فوجی عدالت نے ملزموں کے ریکارڈ طلب کئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر فرد جرم عاید کیا گیا ہے۔

دہلی ۲۵ فروری۔ حکومت ہند نے مارچ کے پہلے ہفتہ میں ماہرین تعمیرات کا ایک جلسہ بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں تعمیرات کے سلسلہ میں موجودہ مشکلات کو دور کرنے کے بارے میں بحث و تمحیص کی جائیگی۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ آسٹریلیا نے ۱۹۴۶-۴۷ء میں برطانیہ کو بیس لاکھ ٹن گندم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسے حکومت برطانیہ کے اس حصے میں تقسیم کیا جائیگا۔ جہاں خوراک کی سخت قلت ہے۔

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ آج ہندوستان کے صوبوں اور ریاستوں کے نمائندگان کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کھانے کے تیل کے بیجوں اور تیلوں کی کمی کو دور کرنے کے اسباب پر غور کیا گیا۔